خدا کی عدالت میں گناہ کا کوئی بدلا اور فدیہ قبول نہیں ہوسکتا

''ان لوگوں کو (ان کے ظلم وشرارت کا) جو بدلا ملنے والا ہے وہ تو یہ ہے کہ ان پر اللہ کی، فرشتوں کی، انسانوں کی، سب کی لعنت برس رہی ہے اس حالت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے، نہ تو ان کا عذاب کبھی کم ہوگا نہ کبھی مہلت پائیں گے ہاں جن لوگوں نے اس حالت کے بعد بھی توبہ کرلی اور اپنے کو سنوار لیا تو بلاشبہ اللہ رحمت والا (اور اپنی رحمت بے حساب سے) بخش دینے والا ہے۔'' (آل عمران: ۸۷۔۸۹)

جزا اور سزا قانون مکافات کا لازمی نتیجہ ہے، یعنی برائی ایک ایسی حالت ہے جس کا نتیجہ برا ہے، اچھائی ایک ایسی حالت ہے جس کا نتیجہ اچھا ہے۔ پس یہ نہ سمجھو کہ آخرت کی سزائیں بھی دنیا کی سزاؤں کی طرح ہیں کہ اگر مجرم چاہے تو مال ودولت خرچ کر کے بچ جائے، نہیں، خدا کی عدالت میں گناہ کا کوئی بدلا اور فدیہ قبول نہیں ہوسکتا۔ اگر ایک چھوٹے سے چھوٹے گناہ کے بدلے پورا کرۂ ارضی سونے سے بھر کر دے دو جب بھی اس کی پاداش سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکو گے۔ ہاں، توبہ وانابت کی حالت ایک ایسی حالت ہے جو تمام گناہوں کو محو کر دیتی ہے بشرطیکہ سچی توبہ ہو۔

(ترجمان القرآن جلد دوم، از مولانا ابوالکلام آزاد ص ۳۳۰۔۳۳۱)

درس حدیث

ماہ شعبان کی فضیلت

محمد اظہر مدنی

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: "کان احب الشھور الی رسول اللہ ﷺ ان یصومه شعبان ثم یصله برمضان" رواہ ابوداؤد ۲۴۳۱ وصححه الالبانی فی صحیح الترغیب ۱۰۲۴

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ’’رسول اللہ ﷺ کو روزہ رکھنے کے لئے سب سے محبوب مہینہ شعبان تھا۔ پھر آپ ﷺ رمضان کے روزے رکھتے‘‘۔

تشریح: شب وروز کی تبدیلیاں پھر ہفتے اوراسی طرح مہینے یہ سب رب العالمین کی طرف سے ہیں قرآن کریم میں مختلف مقامات پراس کا ذکر ہے۔ انہی میں سے مہینوں کی گنتی بھی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سال کے بارہ مہینے ہیں اوران میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔اسی طرح بعض مہینوں کو بعض پر فوقیت حاصل ہے اور بعض کو امتیازی حیثیت حاصل ہے جیسے رمضان کا مہینہ اسی طرح ماہ شعبان بھی ہے۔اس مہینہ کی بھی بڑی فضیلت ہے جب کہ یہ مہینہ حرمت والے مہینوں میں سے نہیں ہے لیکن اس مہینے میں کچھ ایسے اعمال ہیں جن کی بدولت اس کو امتیاز حاصل ہے جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دو مہینے مسلسل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے شعبان ورمضان کے۔ مائی عائشہ رضی اللہ عنہا اس شعبان کے مہینے کے بارے میں بیان فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب روزے رکھتے تو ہم لوگ کہتے کہ اب آپؐ روزہ چھوڑیں گے ہی نہیں اوراسی طرح جب آپ روزہ چھوڑتے تھے تو ہم لوگ کہتے تھے کہ اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ پھراس کے بعد حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہے کہ میں نے رسول اللہ کو کبھی کسی مہینے کے مکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے رمضان کے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی اورمہینہ میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔مذکورہ بالا حدیث میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو شعبان سب سے محبوب مہینہ تھا کیونکہ اس میں روزہ جیسی عظیم عبادت انجام دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ سے تقرب کا سب سے افضل اوراہم ذریعہ ہے۔اس مہینہ میں کثرت سے روزہ رکھتے۔اس سلسلے میں بہت سارے لوگ گاہے بگاہے یہ سوال کرتے رہتے ہیں کہ شعبان کے روزوں کی حکمت کیا ہے جبکہ بالخصوص جب رمضان المبارک کی آمد ہوتی ہے توسوالات کا دائرہ مزید وسیع ہوجاتا ہے۔جب آپ ذخیرہ احادیث پرنگاہ دوڑائیں گے تو آپ کواس روزہ کی حکمت کے تعلق سے حضرت اسامہ بن زیدؓ کی ایک حدیث ملے گی جس میں یہ مذکور ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آپ کو کسی مہینے میں اتنا روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا کہ آپ ﷺ شعبان میں روزہ رکھتے ہیں۔اس کا جواب دیتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہی وہ مہینہ ہے جس میں لوگ غفلت کا شکار ہوجاتے ہیں جو رجب اور رمضان کے درمیان ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں اعمال رب العالمین کے یہاں پیش کئے جاتے ہیں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جب میرے نامہ اعمال پیش ہوں تو میں روزہ سے رہوں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مہینے کو جو فضیلت حاصل ہے وہ روزوں کی وجہ سے حاصل ہے اور رسول اللہ ﷺ کے عمل سے واضح ہے۔آپ اس مہینے میں جس طرح روزے کا اہتمام فرماتے کسی اور مہینے میں اہتمام نہیں فرماتے (رمضان کے علاوہ) اس لیے ہم تمام لوگوں کو چاہیے کہ اس ماہ کی آمد سے قبل اپنے آپ کو ہر اعتبار سے تیار رکھیں۔اس کے مقام ومرتبہ اوراس کی اہمیت وفضیلت کو جانیں اوراس کے پیغام کو اپنے ذہن ودماغ میں تروتازہ کرلیں اور روزہ رکھنے کا عادی بنائیں بالخصوص نصف شعبان تک اور یہی سنت ہے تاکہ انسان کسی کمزوری اور نقاہت کا شکار نہ ہو۔اور رمضان کے فرض کردہ روزوں میں ضعف محسوس نہ کرے اور روحانی وجسمانی اور پوری نشاط کے ساتھ رمضان المبارک کا روزہ رکھ سکیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سنت نبویہ پر عمل کرنے والا بنائے۔ پکا سچا شیدائی بنائے اور دنیا جہان کی خرافات سے محفوظ فرما کر صحیح راستے کی رہنمائی اوراپنے محبوب اور چہیتے بندوں میں شمار فرمائے۔وصلی اللہ علی نبینا محمد وسلم تسلیما کثیرا ☆☆

مدیر مسئول
اصغر علی امام مہدی سلفی
مدیر
عبد القدوس اطہر نقوی

اس شمارے میں

درس حدیث ۲
اداریہ ۳
دعا کے معانی اور اہمیت ۶
حیات بعد الممات اور منکرین قیامت کے دلائل کا رد ۱۱
رپورٹ: ۳۴ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس ۲۰۱۸ء ۱۴
رپورٹ: کانفرنس کے شانہ بشانہ علمی سیمینار ۲۸
مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز ۲۹
جماعتی خبریں ۲۹
اٹھارہواں کل ہند مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم ۳۱
اعلان داخلہ معہد العالی ۳۲

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدلِ اشتراک
سالانہ ——— ۱۵۰/روپے
فی شمارہ ——— ۷/روپے
پاکستان ——— ۵۰۰/روپے
بلاد عربیہ ودیگر ممالک سے ۳۵ ڈالر یا اس کے مساوی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
ویب سائٹ www.ahlehadees.org
ترجمان ای میل jaridahtarjuman@gmail.com
جمعیت ای میل jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

اداریہ

اصغر علی امام مہدی سلفی

نظم جماعت اور خود احتسابی ہم سب کا فریضہ

نظم وضبط اور ڈسپلن کی قومی وملی اور جماعتی وانسانی زندگی میں بڑی اہمیت ہے۔نظم اور ڈسپلن سے ہی جماعتیں، تنظیمیں، ملتیں اور قومیں بنتی ہیں۔اگر کسی سماج ومعاشرہ، ملک وملت اور جماعت کے اندر اس کا فقدان ہے یا اس کا تنظیمی ڈھانچہ کمزور ہے تو وہ نہ صرف یہ کہ رفتہ رفتہ اپنا وجود وتشخص کھودے گی بلکہ وہ اپنے ابناء نوع اور قوم وملت کے لیے بھی مفید وکار آمد نہیں رہ جائے گی۔زندگی کے ہر مرحلہ، ہر مقام اور ہر گوشہ میں نظم، ڈسپلن مقصود ومطلوب اور ضروری وناگزیر ہے۔اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر شئی میں اس نکتہ کو ملحوظ رکھا ہے اور ہر چیز کو نظم وڈسپلن کے ساتھ جوڑ دیا ہے بلکہ تخلیق ہی اس پر فرمائی ہے۔إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ اور وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ وغیرہ آیات قرآنیہ کے اندر اسی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔

افراد کے ربط باہم سے ہی امت یا جماعت کی تشکیل عمل میں آتی ہے اور اگر افراد کے اندر ربط نہ ہو، ڈسپلن نہ ہو نظم نہ ہو، فکری بے راہ روی ہو، عملی بے اعتدالی ہو، جواب دہی کا احساس نہ ہو، مقصد زندگی کا صحیح شعور نہ ہو، طرز عمل میں ٹھہراؤ نہ ہو، روش میں استقامت نہ ہو شورائیت کے نام پر رائے تھوپنے کا مزاج ہو اور خیر خواہی وخیر سگالی کا جذبہ نہ ہو تو اسے انسانوں کا غول تو کہا جاسکتا ہے لیکن جماعت یا قوم سے اسے تعبیر نہیں کیا جاسکتا ہے۔اور فرد کی تربیت کے بغیر نظم جماعت کا موثر وکامیاب کام کبھی بھی نہیں ہوسکتا۔اس لئے اس پر سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

جماعتیں اس لیے بنتی اور تشکیل پاتی ہیں کہ وسائل کو منظم کرکے نصب العین اور اہداف ومقاصد کو حاصل کیا جائے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ جماعت کا نظم وربط باہم قائم ودائم ہی نہیں بلکہ مضبوط سے مضبوط تر ہو۔اگر ایسا ہوگیا تو یقین جانئے کہ انسانی زندگی کے بڑے سے بڑے مسئلہ کو کتاب وسنت کی روشنی میں حل کرنے میں ہم کامیاب ہوسکتے ہیں اور وقت کے ہر فتنہ اور چیلنج کا مقابلہ بآسانی کرسکتے ہیں خواہ وہ فتنہ فرقہ وارانہ منافرت کا ہو یا روز افزوں عدم رواداری واشتعال انگیزی کا، وہ چیلنج دہشت گردی وارہاب کا ہو یا ہجومی قتل وخونریزی کا، وہ مسئلہ ذات پات، ملک ومذہب اور رنگ ونسل کے نام پر نفرت پھیلانے اور فساد ودنگا بھڑکانے کا ہو یا امن وبھائی چارہ کے رنگ میں بھنگ

کرنے کا، یا پھر پرسنل لاز میں مداخلت، ہوش ربا گرانی، کرپشن، میڈیا کی بے راہ روی، سماجی ومعاشی استحصال، بھکمری، شراب نوشی، بے حیائی، چوری، ڈاکہ زنی، عصمت دری، بے روزگاری، جہالت اور آلودگی جیسے ملک وملت اورانسانیت کو درپیش مسائل کا، ہم ربط باہم اورنظم جماعت کی برکت سے وقت کے ہر بحران پر قابو پاسکتے ہیں۔جس کا دنیا نے تاریخی طور پر مشاہدہ بھی کیا ہے۔

ذرا آج سے چودہ سو سال قبل کے مرغزار عرب پر نظر دوڑاؤ کہ وہاں کس طرح طوائف الملوکی پھیلی ہوئی تھی۔لوگوں نے معبود تک کو آپس میں بانٹ لیے تھے، ہر طرف چیلنج ہی چیلنج اور مسائل ہی مسائل تھے۔لوگ سماجی، سیاسی، اقتصادی وتعلیمی ہر اعتبار سے پسماندہ تھے اور بنٹے ہوئے تھے۔ایک قبیلہ کو دوسرے قبیلے کے ہاتھوں لٹ جانے کا خوف شب وروز لاحق تھا۔گزرگاہیں محفوظ نہیں تھیں۔امن وشانتی کو ہر گھڑی خطرہ لاحق تھا۔ذات پات اور رنگ ونسل کا امتیاز عام تھا۔یہی وجہ ہے کہ مظلومین ومحرومین کی دادرسی کے لیے ہیرے کا جگر درکار تھا۔کوئی کسی کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔توہم پرستی عام تھی۔یہود انسانی آبادی کے لیے برابر خطرہ بنے ہوئے تھے۔روم اور فارس کی شکل میں آج کے سوپر پاور کا رول ادا کرنے والی دو عظیم سلطنتیں بھی موجود تھیں۔مذہبی تعصب اور منافرت کا عالم یہ تھا کہ اسلام قبول کرنے والوں کے خلاف ہر طرح کے ظلم وجور اور خوف دہشت کو روا رکھا گیا تھا تاآنکہ وہ ہجرتوں پر بھی مجبور ہوئے۔ان ناگفتہ بہ حالات میں رسول رحمت ﷺ نے امن ومحبت کا پیغام سنایا۔قبیلوں میں بنٹے ہوئے تفرقہ باز لوگوں کی تربیت کرکے ان کو اتحاد ویکجہتی کی لڑی میں پرویا۔مختلف مذاہب ومعبودان کی پرستش سے پریشان حال لوگوں کا سر الہ واحد کے آگے جھکا کر انہیں حقیقی امن وشانتی سے آشنا کیا۔

ذات پات اور رنگ ونسل کی تفریق کو مٹا کر اور سب کو بنو آدم قرار دے کر معیار فضیلت تقوی قرار دیا۔ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (الحجرات:۱۳) "اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد وعورت سے پیدا کیا ہے۔اور اس لئے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو تمہارے کنبے اور قبیلے بنا دیئے ہیں اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ دانا اور باخبر ہے"

کیونکہ تنظیم کے افراد کے اندر شک وشبہ اور بے اعتمادی کی کیفیت پیدا ہونا اور مشکل حالات میں ان کے قدموں میں لغزشیں ہونا بہت خطرناک ہے۔اس لیے آپ نے ان کے اندر خود اعتمادی اور استقامت پیدا کی کہ خوف ودہشت ان کے سایے سے بھی کترانے لگے۔ إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حم السجدہ:۳۰) "واقعی جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے یہ کہتے ہوئے آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو بلکہ جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو"

مالیہ کے استحکام کے بغیر کوئی بھی تنظیم اپنی سرگرمیاں بحسن وخوبی اور مطلوبہ معیار کے مطابق انجام نہیں دے سکتی۔رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی روحانی تربیت وتزکیہ کے ساتھ ساتھ مادی وسائل کی بھی تنظیم فرمائی۔اسلام میں زکوۃ کا نظام اور فرضیت صدقات اور اس کا تیسرا رکن اسی کے لئے ہے۔وآتوا الزکوۃ کا فرمان اس پر دال ہے خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (التوبۃ:۱۰۳) "آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک کردیں اور ان کے لئے دعا کیجئے بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے موجب اطمینان ہے۔اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا اور خوب جانتا ہے۔"

اور توخذ من اغنیاء هم وترد الی فقراء هم (بخاری کتاب الزکاۃ) مالداروں سے زکوۃ لی جائیں اور غریبوں میں تقسیم کی جائیں۔

اسلام نے نظم جماعت کی مضبوطی کے لیے تین طرح کی نگرانیاں قائم کیں۔اپنی ذات کی نگرانی، تنظیم وادارہ کی نگرانی اور عوامی نگرانی کیوں کہ یہ نگرانیاں انسان کے اندر خود احتسابی، احساس جواب دہی وذمہ داری پیدا کرتی ہیں۔اور جس تنظیم کے افراد کے اندر یہ احساس پیدا ہوجائے کہ کوئی ان کی نگرانی کررہا ہے اوپر اللہ جل شانہ اپنی تمام تر قوتوں، ہیبتوں اور قدرتوں کے ساتھ پوشیدہ حرکت وعمل کو برابر دیکھ رہا ہے نیچے اس کے بندے بھی ظاہری اعمال کا مشاہدہ کررہے ہیں۔تو وہ یقیناً بے راہ روا اور کج ادا نہیں ہوں گے۔ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَسَتُرَدُّوْنَ إِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (التوبة:۱۰۵) "کہہ دیجئے کہ تم عمل کئے جاؤ تمہارے عمل اللہ خود دیکھ لے گا اور اس کا رسول اور ایمان والے بھی دیکھ لیں گے اور ضرور تم کو ایسے کے پاس جانا ہے جو تمام

چھپی اور کھلی چیزوں کا جاننے والا ہے۔سو وہ تم کو تمہارا سب کیا ہوا بتلا دے گا۔“

اس طرح سے جب مدینہ میں صحابہ کی تنظیم منظّم ومضبوط ہوگئی تو ہر طرح کے چیلنجوں پر قابو پانا آسان ہوگیا، بگڑا ہوا دل ودماغ درست واصلاح پسند ہوگیا تخریب کاری کی تمام تدبیریں ناکام ہوگئیں۔جوا، چوری، قتل وخوں ریزی پر قابو پالیا گیا۔آزادی رائے وضمیر کا ماحول بنا۔اب ایک قبیلہ کو دوسرے قبیلے سے لٹ جانے کا خطرہ نہیں تھا۔رسول اللہ ﷺ نے جو تنظیم قائم کی تھی وہ ایک مکمل انسانی تنظیم بھی تھی اس لیے کہ اس کے اندر رواداری تھی۔ مذہبی وفکری منافرت نہیں تھی۔اس تنظیم کا حصہ یہودی بھی تھے اور سب کو قدر مشترک پر جمع ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔قُلْ يَاأَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ (آل عمران:٦٤) ”آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں۔نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں دوسرے کو ہی رب بنائیں۔“

رواداری کا عالم یہ تھا کہ بلا امتیاز مذہب وفود کا استقبال مسجد کے اندر کیا جاتا تھا۔جس کا دور دور تک اچھا پیغام گیا، لوگوں نے مسلمانوں کو کٹر پنتھی اور اپنا دشمن سمجھنے کے بجائے اپنا مسیحا جانا اور ان کے پیغام کو پیغام انسانیت سمجھا۔اس طرح ملک وملت بلکہ انسانیت کے مسائل حل ہوتے گئے اور وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا (النصر:٢) ”اور تو لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق درجوق آتا دیکھ لے“ کا خوش نما منظر سامنے آیا۔اور خوف ودہشت کا ماحول اس طرح ختم ہوگیا کہ ایک عورت قادسیہ سے صنعاء تک اکیلے سفر کرسکتی تھی لیکن اس کو اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں تھا۔

منظّم ومضبوط تنظیم کے افراد کا امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ کون سی باتیں کہاں کہی اور کی جائیں اس کا بخوبی شعور وادراک رکھتے ہیں۔مجلس کی باتیں مجلس میں ہوں اور جلسوں اور عوامی اسٹیجوں کی باتیں جلسوں اور عوامی اسٹیجوں پر۔اکثر اوقات رائیں اور مشورے ”وضع الشئی فی غیر محلّہ“ ہونے کی وجہ سے غیر مؤثر بلکہ اکثر اوقات فساد وبگاڑ اور انتشار کا سبب بنتے ہیں۔صحابہ کرام، ائمہ عظام اور سلف صالحین اپنی ہر رائے کو عوامی نہیں بناتے تھے۔سورہ احزاب میں افراد تنظیم کے اخلاق وآداب کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔اور یہ سب اسی وقت ممکن ہے جب فرد کی تربیت عقیدہ توحید، خشیت وللّٰہیت، عنداللہ وعندالناس جواب دہی، آخرت میں باز پرس، عاقبت کی حفاظت، اخلاص نیت اور مکمل اطاعت وبندگی، کامل سپردگی اور بے نفسی وبے غرضی کی بنیادوں پر ہوئی ہو، اور تزکیہ وتعلیم کتاب وسنت اسی نہج اور جذبے اور اخلاص کی بنیاد پر ہو جس پر دور اول کے لوگوں کی تربیت ہوئی تھی۔حالانکہ نفس پرستی، انانیت اور جاہلیت اولی کی کونسی جہالت سرکشی، تکبر وعناد اور حسد ورقابت بے راہ روی تھی جو اسلام سے قبل ان میں موجود نہ ہو۔وہی لوگ نظم جماعت اور ملت کی وہ مضبوط سنہری اور فولادی کڑی بن گئے جس کی مثال روئے زمین پر نہیں ملتی۔خصوصا کتاب وسنت کے علمبرداروں اور دعویداروں کے لیے اپنے دل ودماغ اور اعمال وکردار کو انہی کے سانچے میں ڈھالنا از حد ضروری ہے۔کیونکہ عامۃ المسلمین کو دین وملت کی اس کڑی میں پرونے کا فریضہ بھی انہی کو انجام دینا ہے ورنہ ان کے بلند وبانگ دعوے تزکیہ وترتیب سے عاری وخالی نعرے اور مطالبات روز روز ایک نئے فتنے کے پیش خیمہ ثابت ہوں گے اور خصوصا علماء ومعلمین کے زبانی جمع خرچ اور اقدامات ووسوسے عوام الناس کے ذہنی تشتت وانتشار کے سبب بنتے رہیں گے۔لہٰذا ہمدردان جماعت وملت سے مؤدبانہ وپرخلوص گزارش ہے کہ زمینی حقائق کا افراد واشخاص بلکہ شخصیات کے تئیں پتہ لگا کر جو معلوم ومسلم ہے زمینی طور پر اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ اور کامل اللہ کی رضا مندی کے لیے بے لوث اور انتھک کوششیں صرف کریں کہ یہ وقت وحالات کا تقاضا اور دینی وملی فریضہ بھی ہے۔

جب تک ہم اور آپ اپنی سچی اور اچھی تربیت نہیں کریں گے، جب تک اخلاق وللّٰہیت کے ساتھ اعمال صالحہ کی سنگ بنیاد نہیں ڈالیں گے اور خالص کتاب وسنت کی تعلیمات کے مطابق اپنے اعمال وکردار کو نہیں ڈھالیں گے تو ہزار ولولہ وجذبہ، قوت اور جہد مسلسل وپیہم کے باوجود تعمیر وترقی کا کام نہ ہوگا فرد وجماعت کا ہر اقدام اصلاح کے بجائے فساد وتخریب کا پیش خیمہ ہوگا۔

مختصر یہ کہ جماعت کی تنظیم صحیح خطوط پر اور منظّم طور پر کرنے کی ضرورت ہے۔نظم جماعت اور خود احتسابی کے ذریعہ ہی ہمارے جماعتی، دینی، ملی اور قومی مسائل حل ہوسکتے ہیں۔جماعت بغیر نظم وڈسپلن اور جذبہ خود احتسابی کے ایسی ہی ہے جیسے جسم بلا روح۔آیئے عہد کریں کہ ہم جماعت کو مضبوط کریں گے اور کوئی ایسا کام نہ کریں گے یا روش نہ اختیار کریں گے جس سے نظم جماعت درہم برہم ہوتی ہو یا جماعتی شیرازہ منتشر ہو۔

☆☆☆

قاری محمد اقبال ریاض

دعا کے معانی اور اہمیت

دعا کے لغوی اور اصطلاحی معانی: ا۔دعا کی لغوی اصلیت: دعا کا لفظ مادہ (دع و) سے ماخوذ ہے۔اور یہ آواز اور کلام کے ساتھ کسی چیز کی طرف مائل ہونے کا نام ہے۔اور اس اصل کی بنا پر دعا کا معنی ہوگا: اللہ عزوجل کی طرف رغبت کرنا۔اس کی جمع اَدعیۃ آتی ہے۔اور اس کا فعل ''دعا، یدعو،، آتا ہے۔اور اس سے مصدر درج ذیل پانچ صورتوں میں آتا ہے۔

ا۔اس کا مشہور مصدر (دُعاءٌ) ہے۔

(دُعاءِ) کا ہمزہ اصل میں (واوٌ) ہے چنانچہ یہ دراصل (دُعاوٌ) ہے۔اس کا اصل واوی ہے۔اور دلیل یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں: (دعوتُ،اُدعو)اسم الفاعل اس سے (داعٍ)اور مفعول (مدعوٌّ) آتا ہے۔پس ثابت ہوا کہ (دعاء) کا ہمزہ واؤ سے تبدیل شدہ ہے۔

یہ مصدر اس آیۃ کریمہ میں استعمال ہوا ہے:﴿ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾ (آل عمران: ۳۸)''اسی جگہ زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی،کہا:''اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کا سننے والا ہے،،۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا تذکرہ یوں فرمایا ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾(إبراهيم: ۳۹)

''اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام) عطا فرمائے۔کچھ شک نہیں کہ میرا پالنہار دعا کا سننے والا ہے،،۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں بھی جس میں وہ نبی کریم ﷺ کی ایک دعا نقل کرتے ہیں:

(اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ) (صحيح سنن أبي داود)

اس کے علاوہ بھی اس فعل سے مصدر کے کچھ صیغے ہیں جنہیں علمائے لغت نے بیان کیا ہے اور جنہیں فصیح عربی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔(دَعْوٌ)ابن درید کہتے ہیں:(دَعْوٌ)(دَعَا يَدْعُو دَعْوًا ودُعاءً) سے مصدر ہے۔

۳۔اس کا ایک مصدر دَعوَی بھی ہے۔یہ بھی دعا کے معنی میں آتا ہے۔سیبویہ کہتے ہیں:عرب کہتے ہیں:(اللَّهُمَّ أَشْرِكْنَا فِي دَعْوَى الْمُسْلِمِينَ)

''اے اللہ،ہمیں مسلمانوں کی دعا میں شامل فرما''۔

اور اسی میں سے یہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾(یونس: ۱۰)

''اہل جنت کی دعا جنت میں یہ ہوگی کہ اے اللہ! تو پاک ہے۔اور ان کا باہمی تحفہ سلام ہوگا اور آخری دعا یہ ہوگی کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں،،۔

۴۔اور اگر (دَعْوَةٌ) ہو تو اس کا معنی ہے: ایک مرتبہ کی دعا۔نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ذی شان میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

(لِتَلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ)(صحيح البخاري: ۳۲۴)

''تمام خواتین عید کی نماز کے لیے نکلیں حتی کہ جس کے پاس اوڑھنے کی چادر نہ ہو وہ بھی نکلے اور اسے کوئی دوسری خاتون اپنی چادر میں سے اڑھا دے اور وہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شرکت کریں،،۔

۵۔ایک مصدر (دِعَايَةٌ) بھی ہے۔عرب کہتے ہیں: (دَعَا دِعَايَةً) جیسے کہا جاتا ہے: (رَمَى رِمَايَةً) یا جیسے (شَكَى شِكَايَةً) اور اسی سے یہ فرمان نبوی ہے: جب آپ ﷺ نے روم کے بادشاہ ہرقل کے نام اپنا نامہ مبارک ارسال کیا تو بسملہ کے بعد آپ ﷺ نے لکھوایا:

(أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الإِسْلَامِ ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الأَرِيسِيِّينَ)

''امابعد! میں تمہیں اسلام کی دعوت پیش کرتا ہوں،مسلمان ہو جاؤ سلامت رہو گے،نیز اللہ تعالیٰ تمہیں دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔لیکن اگر تم منہ پھیر لو تو تم پر تمہاری رعایا (کے کسانوں یا ٹیکس وصول کرنے والوں) کا بوجھ بھی ہوگا،،۔

٦۔ ایک مصدر اس فعل سے (دِعاوَۃٌ) بھی ہے مگر یہ شاذ اور متروک ومفقود ہے۔

۲۔دعا کے لغوی معانی:

۱۔عبادت: نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان عالی شان اس سلسلہ میں بنیادی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان اقدس سے سنا۔آپ فرمارہے تھے:

''دعا عین عبادت ہے۔اس کے بعد آپ ﷺ نے کلام الٰہی سے یہ آیت کریمہ پڑھی: تیرے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔یقین مانو کہ جولوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ذلیل ہوکر جہنم میں پہنچ جائیں گے''۔

فرمان سید البشر کے بعد مزید کسی بشر کے کلام کی کوئی ضرورت تونہیں رہتی مگر اسی فرمان عالی شان کی تائید اور توضیح میں علمائے لغت اور تفسیر کے چند اقوال بھی نقل کیے جاتے ہیں:

معروف لغوی اور مفسر ابواسحاق زجاج اللہ تعالی کے اس ارشاد ﴿ اُدْعُــوْا رَبَّـکُـمْ تَـضَـرُّعًـا وَّ خُفْيَة ﴾(الأعراف:۵۵) کی شرح میں لفظ ''خفية،، کی تفسیر میں کہتے ہیں: ''اپنے دلوں میں اپنے رب کی عبادت کا اعتقاد رکھو، کیونکہ دعا کا معنی عبادت ہے،،۔

مشہور لغوی امام محمد بن احمد ازہری رقمطراز ہیں:

کبھی دعا کا معنی عبادت ہوتا ہے۔جیسے کہ اللہ عزوجل کا یہ فرمان ذی شان کہ:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ ﴾ (الأعراف: ۱۹۴)

''یعنی جن لوگوں کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ تمہاری طرح کے بندے ہی تو ہیں،، اس کے بعد اللہ تعالی کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ﴿لَنْ نَّدْعُوَاْ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا﴾(الکھف: ۱۴) ازہری کہتے ہیں کہ سیدنا سعید بن مسیّب سے اس کی یہ تفسیر منقول ہے: ناممکن ہے کہ ہم اس (اللہ) کے سوا کسی دوسرے کی عبادت کریں۔

۲۔آواز دینا: دعا کا ایک معنی 'ندا' یعنی آواز دینا بھی ہے۔اور اسی سے کہتے ہیں :(دَعَـا الـرَّجُلُ الـرَّجُلَ دَعْوًى وَدُعَاءً) آدمی نے آدمی کو آواز دی۔اور (دُعَاۃٌ) ایسے لوگوں کو کہا جاتا ہے جو ہدایت کی طرف لوگوں کو بلائیں۔ اس کا واحد (دَاعٍ) آتا ہے۔اور (رَجُـلٌ داعِيَةٌ) ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو دین کی طرف یا بدعت کی طرف لوگوں کو بلائے۔اس میں (ۃ) مبالغہ کے لیے لگائی گئی ہے۔

۳۔نام رکھنا: امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں: کبھی دُعا کا لفظ تسمیہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔مثلاً عرب کہتے ہیں: (دَعَوْتُ ابْنِي زَيْدًا) یعنی میں نے اپنے بیٹے کا نام زید رکھا۔قرآن مجید میں اس کی مثال درج ذیل آیت میں موجود ہے۔

﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾(الأحزاب: ۵)

''لے پالکوں کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کرکے پکارو، اللہ کے نزدیک پورا انصاف یہی ہے،،۔

۴۔طلب اور سوال: امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حقیقت اور شریعت میں دعا کے معانی کسی شے کی طلب کے ہیں۔

حافظ ابوبکر بن العربی المالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دعا کا معنی لغت میں اور حقیقت میں کسی چیز کی طلب ہے۔

ان کے علاوہ دیگر بہت سے علمانے بھی دعا کے یہی معانی بیان کیے ہیں۔اور یہی معانی کتاب وسنت، کلام صحابہ اور سلف صالحین کے کلام میں زیادہ تر استعمال ہوئے ہیں۔قرآن مجید کی جن آیات میں یہ معانی استعمال ہوئے ہیں، ان میں سے ایک درج ذیل ہے:

﴿وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّکَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَکَ ﴾ (الأعراف: ۱۳۴)

''اور جب ان پر کوئی عذاب واقع ہوتا تو یوں کہتے: اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب سے اس بات کی دعا کر دیجیے جس کا اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے،،۔

اور حدیث میں اس لفظ کا استعمال بخاری کی اس روایت میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ہجرت میں سفر میں جب سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا اور اس کا گھوڑا سینے تک زمین میں دھنس گیا تو اس نے کہا:

(ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّکَ، فَدَعَا لَهُ).

''میرے لیے اللہ سے دعا کیجیے، میں آپ کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کروں گا۔چنانچہ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی،،۔

مگر دعا کا یہ معنی 'طلب' مجرد طلب نہیں بلکہ ایک خاص قسم کی طلب ہے۔چنانچہ اگر یہ طلب ادنی کی طرف سے اعلی کے لیے ہو تو 'دعا' کہلاتی ہے۔لیکن اگر یہ طلب اعلی کی طرف سے ادنی کے لیے ہو تو 'امر' کہلاتی ہے اور اگر اپنے ہم مرتبہ کے لیے ہو تو 'التماس' کہلاتی ہے۔غرض ایک ہی لفظ کے معانی طالب اور مطلوب کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہوسکتے ہیں۔

۵۔قول وکلام: دعا اور اس فعل کے دیگر مصادر گاہے بات اور کلام کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔درج ذیل آیت کریمہ اس پر شاہد ہے:

﴿فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ﴾ (الأعراف: ۵)

’’اس وقت ان کے منہ سے کوئی بات نہ نکلی بجز اس کے کہ واقعی ہم ظالم تھے،،

نیز یہ ارشاد باری تعالی:

﴿ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ﴾ (الأنبياء: ۱۵)

’’پھر تو ان کا یہی قول رہا یہاں تک کہ ہم نے انہیں جڑ سے کٹی ہوئی کھیتی اور بجھی پڑی آگ (کی طرح) کر دیا،،

اور مشہور عرب شاعر عنترہ کا شعر ہے:

يَدْعُونَ عَنْتَرَ وَالرِّمَاحُ كَأَنَّهَا   أَشْطَانُ بِئْرٍ فِي لَبَانِ الْأَدْهَمِ

(یدعون عنترَ) کہتے ہیں: اے عنترہ! (أشطان) شطن کی جمع ہے۔ یہ کنویں کے ڈول سے باندھی جانے والی طویل رسی کو کہتے ہیں۔ (لبان) سینہ اور (أدہم) گھوڑا۔ لوگ کہتے ہیں: اے عنتر! ایسے وقت میں جب میرے گھوڑے کے سینے کی طرف تیر کنویں کی رسیوں کی طرح مسلسل آرہے ہوتے ہیں۔

۶۔ ترغیب وتشویق:

بہت سے اہل علم نے اس کا یہ معنی بیان کیا ہے کہ یہ لفظ کسی چیز کی ترغیب دلانے اور شوق پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالی کی کتاب میں اس کی مثال اس آیت کریمہ میں موجود ہے:

﴿وَ اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (یونس: ۲۵)

’’اللہ سلامتی کے گھر کا تمہیں شوق دلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے،،

نیز یہ آیت کریمہ بھی اسی معنی کو ظاہر کرتی ہے:

﴿قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ﴾ (یوسف: ۳۳)

’’یوسف علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! جس کام کی یہ عورتیں مجھے رغبت دلا رہی ہیں اس سے تو مجھے جیل خانہ زیادہ پسند ہے،،۔

۷۔ مدد طلب کرنا: دعا کے معانی میں مدد طلب کرنے اور مشکل میں کسی کو حل مشکلات کے لیے پکارنے کا معنی بہت سے علمائے لغت اور علمائے تفسیر نے بیان کیا ہے۔

اس کے استعمال کی مثالوں میں اللہ رب العزت کا یہ فرمان عالی شان ہے:

﴿ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (البقرة: ۲۳)

’’تمہیں اختیار ہے کہ اللہ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو (تو اس جیسی ایک سورۃ بنا کر لے آؤ)‘‘۔

(وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُم) یعنی اپنے معبودوں اور خداؤں سے مدد طلب کرو۔ یہ اس طرح کی بات ہے جیسے آپ کی دشمن سے تنہا مڈبھیڑ ہو جائے اور آپ کہیں: مسلمانوں کو بلاؤ، یعنی انہیں مدد کے لیے بلاؤ۔ تو دعا یہاں استغاثہ کے معنی میں ہے۔

دعا کے معانی کی یہ قسم دراصل سوال اور طلب ہی کے قبیل سے ہے۔ یہ الگ قسم نہیں ہے۔

۸۔ کسی ناپسندیدہ جگہ پہنچا دینا: دعا کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ کسی شخص کو ایسی منزل پر اتار دیا جائے جو اسے پسند نہ ہو۔ یا کسی ایسے حادثہ سے دوچار کر دیا جائے جو اس کے لیے غیر متوقع اور ناگوار ہو۔ علمائے لغت کے ایک گروہ نے دعا کے یہ معانی بیان کیے ہیں۔

اس کی مثال یوں ہے کہ عرب کہتے ہیں: (دَعَاهُ اللَّهُ بِمَا يَكْرَهُ) یعنی اللہ نے اس کو ایسی جگہ پہنچا دیا جسے وہ ناپسند کرتا تھا۔ اس کی تائید میں اہل علم ایک شعر بھی پیش کرتے ہیں:

دَعَاكَ اللَّهُ مِنْ قَيْسٍ بِأَفْعَى   إِذَا نَامَ الْعُيُونُ سَرَتْ عَلَيْكَا

’’اللہ تعالی تجھ پر بنو قیس میں سے ایک سانپ مسلط کرے کہ جب لوگ سو رہے ہوں تو وہ تجھ پر چڑھ دوڑے‘‘۔

۳۔ دعا کے اصطلاحی معانی:

امام طیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اصطلاح میں دعا کا مطلب ہے: اللہ کے لیے حد درجہ کی ذلت، محتاجی اور کمزوری کا اظہار کرنا اور علامہ مناوی فرماتے ہیں: دعا کا اصطلاحی معنی ہے: محتاجی کی زبان کی اضطرار کی حالت سے تشریح کرنا۔

دعا کی فضیلت واہمیت:

دعا کی فضیلت اہمیت اور مشروعیت وترغیب کے بارے میں سب سے پہلے ہم اللہ رب العزت کی مقدس کتاب میں وارد ہونے والی آیات کریمہ کا ذکر کریں گے۔ پھر اس سلسلہ میں سنت مطہرہ سے صحیح احادیث بیان کریں گے اور بعد میں اس تعلق سے چند ضعیف روایات کا ذکر کریں گے تاکہ قارئین کرام صحیح چیز کو اختیار کر سکیں اور غیر صحیح سے اجتناب ان کے لیے آسان رہے۔

دعا کی فضیلت و ترغیب میں وارد آیات کریمہ:

۱۔ میں اپنے بندوں سے بے حد قریب ہوں:

’’جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو کہہ دیجیے میں قریب ہی ہوں۔ ہر پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں،،۔ (البقرة: ۱۸۶)

۲۔ اللہ سے اس کا فضل مانگو:

''اللہ تعالی سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے،،۔(النساء:۳۲)

۳۔اللہ کو اخلاص کے ساتھ پکارو:

''اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے اسی کو پکارو، تمہیں اللہ نے جیسے شروع میں پیدا فرمائے اسی طرح تم دوبارہ پیدا کیے جاؤ گے،،۔(الأعراف:۲۹)

۴۔چپکے چپکے اسی سے دعائیں مانگو:

''اپنے رب سے گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے دعا مانگو، بے شک وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا،،۔(الأعراف:۵۵)

۵۔اسے خوف ورجا کی حالت میں پکارو:

''اسی کو پکارو اس سے ڈرتے ہوئے بھی اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہوئے بھی، یقیناً اللہ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب تر ہے،،(الأعراف:۵۶)

۶۔اس کے خوبصورت ناموں سے اسے پکارو:

''اسے اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں،،۔(الإسراء:۱۱۰)

۷۔مجبور و بے نوا کی فریادیں اس کے سوا کون سنتا ہے؟

''بے کس کی پکار کو جب وہ اس کو پکارے ، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے،،۔(النمل:۶۲)

۸۔روزی اللہ ہی سے طلب کرو:

'پس تم اللہ تعالی ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکر گزاری کرو،،۔(العنکبوت: ۱۷)

۹۔اللہ ہی سے فریادیں کرو چاہے کافروں کو برا لگے:

''تم اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اسی کو پکارتے رہو چاہے کافر برا مانیں،،۔(غافر:۱۴)

۱۰۔دعا عبادت ہے اور دعا سے گریز تکبر ہے:

''تمہارے رب نے فرمایا ہے: مجھ سے دعائیں کرو، میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔یقین مانو جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ جلد ہی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے،،۔(غافر:۶۰)

۱۱۔وہی زندہ ولاشریک ہے اسی سے مانگو:

''وہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پس تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہوئے اسے پکارو،،۔(غافر:۶۵)

دعا کی فضیلت میں وارد دس صحیح احادیث:

۱۔دعا عین عبادت ہے:

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)

۲۔جو اللہ سے نہ مانگے اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے:

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ)

جو اللہ سے مانگنا چھوڑ دے، اللہ اس پر ناراض ہو جاتا ہے۔

۳۔اللہ تعالی کو دعا سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ)

''اللہ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ قابل عزت نہیں''۔

۴۔آدم کے بیٹے مجھے کوئی پروا نہیں:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ رب العزت سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

''آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا، میں تمہیں معاف کرتا رہوں گا چاہے تم سے کچھ بھی سرزد ہوتا رہے۔ابن آدم! مجھے اس امر کی کوئی پروا نہیں کہ اگر تمہارے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں، پھر تم مجھ سے بخشش طلب کرو تو میں تمہیں بخش دوں گا اور مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔ابن آدم اگر تو گناہوں سے پوری زمین بھر کر لے آئے لیکن تمہارے دامن پر میرے ساتھ شرک کا داغ نہ ہو تو میں اتنی ہی مغفرت لے کر آؤں گا اور تمہیں معاف کر دوں گا''۔

۵۔تم سب میرے محتاج ہو، میری بادشاہت بلا حدود ہے:

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:''اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں ہی کھلاؤں، پس تم سب مجھی سے کھانا مانگو تا کہ میں تمہیں کھلاؤں۔اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں ہی پہنا دوں، سو تم مجھ ہی سے لباس طلب کرو تا کہ میں تمہیں پہنا دوں۔اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، تمہارے جن اور انسان سب ایک ہی میدان میں جمع ہو جائیں اور سب مل کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر سوال کرنے والے کو اس کی طلب کے مطابق عطا کر دوں تو میرے خزانے میں سے اتنی بھی کمی نہیں ہوگی جتنی ایک سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے اس کے پانی میں کمی ہوتی ہے''۔

۶۔کوئی میری طرف آ کر تو دیکھے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہی اس سے معاملہ کرتا ہوں۔ وہ جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے نفس میں مجھے یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرے تو میں بھی اسے اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں''۔

۷۔ دعا سے تقدیر بدل سکتی ہے:

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ)

جامع الترمذي: ۲۱۳۹ وحسنه الشيخ الألباني .

''تقدیر الٰہی کو سوائے دعا کے کوئی چیز بدل نہیں سکتی اور سوائے نیکی کے کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرسکتی''۔

۸۔ سیدنا ابوہریرہ یا سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی ہر دن اور رات میں کچھ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے، ان میں سے ہر ایک شخص کی ایک دعا ضرور ایسی ہوتی ہے جو قبول کی جاتی ہے''۔ (احمد)

۹۔ تین میں سے کم از کم ایک فائدہ:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی مسلمان جب کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ اور قطع رحمی کی بات نہ ہو تو ایسے شخص کو تین میں سے ایک چیز ضرور عطا کردی جاتی ہے: یا تو اس کی دعا فوری طور پر قبول کرلی جاتی ہے، یا اس دعا کو آخرت کے لیے محفوظ کرلیا جاتا ہے، یا اس دعا کے باعث کسی ایسی ہی آنے والی مصیبت کو ٹال دیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہم تو پھر بہت کثرت سے دعا کریں گے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ (کے ہاں دینے کے لیے) بہت کچھ ہے''۔ (احمد)

۱۰۔ حالت سجدہ میں دعا: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کو اپنے رب کی سب سے زیادہ قربت اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ حالت سجدہ میں بہت کثرت سے دعائیں کیا کرو''۔

☆☆☆

جامعہ ابی ہریرہ الاسلامیہ لال گوپال گنج، الہ آباد، یوپی کے لیے باصلاحیت افراد کی ضرورت

☆ دو باصلاحیت مدرس جو علوم شرعیہ کی تدریس کے ساتھ عربی زبان وادب کی بھی صلاحیت رکھتے ہوں۔
☆ دو انگلش ٹیچر جو فضیلت تک کے طلبہ کی تدریس کا فریضہ انجام دے سکتے ہوں، اور انگلش زبان وادب میں کم از کم بی اے ہوں، اگر بی ایڈ اور ایم اے بھی ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔
☆ ایک معمر باصلاحیت مدرس جو جامعہ کے شعبہ نسواں میں تدریس کا فریضہ انجام دے سکیں۔
☆ ایک تجربہ کار معلّمہ جو جامعہ کے شعبہ نسواں میں تدریس کے ساتھ طالبات کی نگرانی وتربیت کا کام بحسن وخوبی انجام دے سکتی ہوں۔
☆ ایک اکاؤنٹنٹ جو حساب وکتاب میں مہارت رکھتے ہوں اور کم از کم بی کام ہولڈر ہوں۔
☆ ایک لائبریرین جو اس کام کا ذوق اور تجربہ رکھتے ہوں۔
☆ ایک مطبخ انچارج جو کسی معتبر ادارے میں اس کام کو انجام دے چکے ہوں۔
دو گارڈ جو مستعدی کے ساتھ اپنی ذمہ داری نبھا سکیں اور کم از کم درجہ آٹھ پاس ہوں۔

نـــوٹ: تنخواہ حسب صلاحیت وتجربہ بہتر سے بہتر ہوگی ان شاء اللہ۔ تنخواہ کے علاوہ قیام وطعام کی بھی سہولت ہوگی۔ خواہش مند حضرات درج ذیل نمبرات پر رابطہ کریں، نیز اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں، بایوڈاٹا، اسانید کی مصدقہ نقول تین عدد فوٹو کے ساتھ درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

مولانا محمد حسان سلفی، ناظم جامعہ ابی ہریرہ الاسلامیہ، لال گوپال گنج ترا ہا، الہ آباد، یوپی، پن کوڈ 229412

فون: 8858201555, 9532877173, 9793047128

ای میل: reyazsalafi@gamil.com

دکتور باب العالم بن دین محمد، مغربی بنگال

حیات بعد الممات اور منکرین قیامت کے دلائل کا رد

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (البقرۃ:۷۳)

''ہم نے کہا کہ اس گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پر لگا دو وہ جی اٹھے گا اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرکے تمہیں تمہاری عقل مندی کے لیے اپنی نشانی دکھاتا ہے۔''

یعنی مقتول کے دوبارہ جی اٹھنے سے استدلال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت کا اعلان فرما رہا ہے قیامت والے دن دوبارہ مردہ کا زندہ ہونا منکرین قیامت کے لئے حیرت اور استعجاب کا باعث رہا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے کو بھی قرآن کریم میں جگہ جگہ مختلف اسلوب اور پیرائے میں بیان فرمایا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (البقرہ:۲۵۸)

''کیا تو نے انہیں نہیں دیکھا جو سلطنت پا کر ابراہیم علیہ السلام سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑ رہا تھا جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے وہ کہنے لگا میں بھی جلاتا ہوں اور مارتا ہوں ابراہیم علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق کی طرف سے لے آتا ہے تو اسے مغرب کی جانب سے لے آ اب تو وہ کافر بھونچکا رہ گیا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا''۔

نمرود بادشاہ اپنے آپ کو سلطنت کے غرور میں سجدہ کرواتا تھا ابراہیم خلیل اللہ جو اہل ایمان وہدایت تھے اس کے سامنے آئے تو سجدہ نہ کیا نمرود لعین نے پوچھا تو فرمایا میں اپنے رب کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتا اس نے کہا کہ رب تو میں ہوں فرمایا رب تو نہیں رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے نمرود نے دو قیدی بلا کر بے قصور کو مار دیا اور قصوروار کو چھوڑ دیا اور کہا کہ میں جس کو چاہوں مارتا ہوں اور جس کو چاہوں جلاتا ہوں خلیل اللہ سمجھ گئے کم بخت ہے بدبخت ہے بات کو سمجھا نہیں ہے میرا رب آفتاب کو مشرق سے نکال کر مغرب میں غروب کرتا ہے تو مغرب سے نکال کر مشرق میں غروب کر تو نمرود لاجواب ہو گیا۔

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (البقرۃ:۲۵۹)

''یا اس شخص کے مانند جس کا گزر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی وہ کہنے لگا اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کس طرح زندہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مار دیا سو سال کے لیے پھر اسے اٹھایا پوچھا کتنی مدت تجھ پر گزری کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ فرمایا تو سو سال تک رہا پھر اب تو اپنے کھانے پینے کو دیکھ کہ بالکل خراب نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ ہم تجھے لوگوں کے لئے ایک نشانی بناتے ہیں تو دیکھ کہ ہم ہڈیوں کو کس طرح اٹھاتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں جب یہ سب ظاہر ہو چکا تو کہنے لگا کہ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے''۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ نے پہلے واقعہ کی طرح اس شخص کے قصے پر نظر ڈالی جو ایک بستی سے گزرا یہ شخص کون تھا اس کی بابت مختلف اقوال ہیں زیادہ مشہور حضرت عزیر کا نام ہے جس کے بعض صحابہ وتابعین قائل ہیں۔ واللہ اعلم۔ اس سے پہلے کے واقعہ میں حضرت ابراہیم ونمرود مراد ہیں صانع یعنی اللہ تعالیٰ کا اثبات تھا اور اس دوسرے واقعہ میں اللہ تعالیٰ کا اثبات اور اس دوسرے واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت احیائے موتی کا اثبات ہے کہ جس اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اور اس کے گدھے کو سو سال کے بعد زندہ کر دیا حتی کہ اس اس کے کھانے پینے کی چیزوں کو بھی خراب نہیں ہونے دیا وہی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا جب وہ سو سال بعد زندہ کر سکتا ہے تو ہزاروں سال کے بعد زندہ کرنا اس کے لئے مشکل نہیں۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (البقرہ:۲۶۰)

''جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا جناب باری تعالیٰ نے فرمایا کیا تمہیں ایمان نہیں جواب دیا

ایمان تو ہے لیکن میرے دل کو تسکین ہو جائے گی فرمایا چار پرندہ لو ان کے ٹکڑے کر ڈالو پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ٹکڑا رکھ دو پھر انہیں پکارو تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آجائیں گے اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے"۔

احیائے موتی کا دوسرا واقعہ ہے جو ایک نہایت جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خواہش اوران کے اطمینان قلب کے لئے دکھایا گیا یہ چار پرند کون کون سے تھے مفسرین نے مختلف نام ذکر کئے ہیں لیکن ناموں کی تعیین کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے اللہ نے بھی ان کے نام ذکر نہیں کئے ہیں بس یہ چار مختلف پرند تھے پھر ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر لئے گئے مطلب یہ ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے مختلف پہاڑوں پر ان کے اجزاء باہم ملا کر رکھ دے پھر تو آواز دے تو وہ زندہ ہو کر تیرے پاس آجائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔اس واقعہ کے ذکر سے مقصود اللہ تعالیٰ کی صفت احیائے موتی اور اس کی قدرت کاملہ کا اثبات ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (التوبة:١١٦)

"بلاشبہ اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں وزمین میں وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور تمہارا اللہ کے سوا نہ کوئی یار ہے نہ کوئی مددگار ہے"۔

هو يحي ويميت واليه ترجعون (يونس:٥٦) "وہی جان ڈالتا ہے وہی جان نکالتا ہے اور تم سب اسی کے پاس لائے جاؤ گے"۔

آسمان وزمین کے درمیان ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ملکیت تامہ، وعدہ الٰہی کے برحق ہونے زندگی اور موت پر اس کا اختیار اور اس کی بارگاہ میں سب کی حاضری کا بیان ہے جو ذات اتنے اختیارات کی مالک ہے اس کی گرفت سے بچ کر کوئی کہاں جاسکتا ہے اور اس نے حساب وکتاب کے لئے جو ایک دن مقرر کیا ہوا ہے اسے کون ٹال سکتا ہے یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے وہ ایک دن ضرور آئے گا اور ہر نیک وبد کو اس کے عملوں کے مطابق جزاء دی جائے گی۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (المؤمنون:٨٠)

"اور یہ وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور رات دن کا رد وبدل کا مختار بھی وہی ہے کیا تم کو سمجھ بوجھ نہیں"۔

جس سے تم سمجھ سکو کہ یہ سب کچھ اس ایک اللہ کی طرف سے ہے جو ہر چیز پر غالب ہے اور اس کے سامنے ہر چیز جھکی ہوئی ہے۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ (الروم:١٩)

"وہی زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے"۔

جیسے انڈے کو مرغی سے اور مرغی کو انڈے سے انسان کو نطفے سے اور نطفے کو انسان سے اسی طرح تم بھی قبروں سے نکالے جاؤ گے۔

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (الروم:٥٠)

"پس آپ رحمت الٰہی کے اثر دیکھیں زمین کی موت کے بعد کسی طرح اللہ تعالیٰ اسے زندہ کر دیتا ہے کچھ شک نہیں کہ وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ (يس:٧٩)

"آپ جواب دیجئے کہ وہ انہیں زندہ کرے گا جس نے انہیں اول مرتبہ پیدا کیا ہے جو سب طرح کی پیدائش کا بخوبی جاننے والا ہے"۔

یعنی جو اللہ انسان کو ایک حقیر نطفے سے پیدا کرتا ہے وہ دوبارہ اس کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔اس کی قدرت احیائے موتی کا واقعہ ایک حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے مرتے وقت وصیت کی کہ مرنے کے بعد اسے جلا کر اس کی آدھی راکھ سمندر میں اور آدھی راکھ تیز ہوا والے دن خشکی میں اڑا دی جائے اللہ نے ساری راکھ جمع کر کے اسے زندہ فرمایا اور اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے کہا کہ تیرے خوف سے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا (صحیح بخاری۔الانبیاء والرقاق باب الخوف من اللہ)

هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (المؤمن:٦٨)

"وہی ہے جو جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے پھر جب وہ کسی کام کو کرنا مقرر کرتا ہے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے"۔

زندہ کرنا اور مارنا اسی کے اختیار میں ہے وہ ایک بے جان نطفے کو مختلف اطوار سے گزار کر ایک زندہ انسان کے روپ میں ڈھال دیتا ہے اور پھر وقت مقررہ کے بعد اس زندہ انسان کو مار کر موت کی وادیوں میں جا سلاتا ہے اس کی قدرت کا یہ حال ہے کہ اس کے لفظ کن (ہو جا) سے وہ چیز وجود میں آجاتی ہے جس کا وہ ارادہ کرے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (حم السجدہ: ٣٩)

"اس اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تو زمین کو دبی دبائی سنسان بے رونق ومردہ دیکھتا ہے پھر جب ہم ان پر مینہ برساتے ہیں تو وہ تروتازہ ہو کر ابھرنے لگتی

ہے جس نے اسے زندہ کردیا وہی یقینی طور پر مردوں کو بھی زندہ کردے گا بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

جس طرح مردہ زمین کو اللہ تعالیٰ زندہ کرتا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مردوں کو بھی یقیناً زندہ کرے گا۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (الشوریٰ: ۹)

''کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور کارساز بنالیے ہیں حقیقتاً تو اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے''۔

جب یہ بات ہے تو پھر اللہ ہی تعالیٰ اس بات کا مستحق ہے اس کو والی اور کارساز مانا جائے نہ کہ ان کو جن کے پاس کوئی اختیار ہی نہیں ہے اور جو نہ سننے اور جواب دینے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ نفع ونقصان پہنچانے کی صلاحیت۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ (الدخان:۸)

''کوئی معبود نہیں اس کے سوا وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے وہی تمہارا رب ہے اورتمہارے باپ داداؤں کا''۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِ الْمَوْتٰى بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (الاحقاف:۳۳) '' کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ نے آسمان اور زمینوں کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے وہ نہ تھکا وہ یقیناً مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے بے شک وہ ایسا ہی ہے وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے''۔

رویت سے رویت قلبی مراد ہے یعنی کیا انہوں نے نہیں جانا الم یعلموا یا الم یتفکروا کہ جو اللہ آسمان وزمین کو پیدا کرنے والا ہے جن کی وسعت کی انتہا نہیں ہے اور وہ ان کو بنا کر تھکا بھی نہیں کیا وہ مردوں کو دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا یقیناً کرسکتا ہے۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (الحدید: ۲)

''آسمان اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے وہی زندگی دیتا ہے اور موت بھی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

اس لئے وہ ان میں جس طرح چاہتا ہے تصرف کرتا ہے اس کے سوا ان میں کسی کا حکم وتصرف نہیں چلتا۔

☆☆☆

شرائط حصول تصدیق نامہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

(۱) وہ طلباء جو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے بیرونی جامعات میں داخلے کے خواہش مند ہوں اور انہیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا توصیہ مطلوب ہو وہ درخواست بنام ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، تعلیمی اسناد کی مصدقہ فوٹو کاپی دو اساتذہ کا تزکیہ اور صوبائی جمعیت کے امیر و ناظم کا تزکیہ دفتر میں جمع کریں۔ مذکورہ معلومات وکاغذات کی روشنی میں غور کرنے کے بعد ہی توصیہ جاری کیا جائے گا۔

(۲) وہ ذمہ داران معاہد ومدارس وجامعات جنہیں حصول تعاون کے لیے مرکزی جمعیت کا توصیہ یا اس کی تجدید مطلوب ہو، درج ذیل شرائط کی تکمیل کے بعد توصیہ حاصل کرسکتے ہیں:

(الف) ادارے کے لیٹر ہیڈ پر توصیہ کے لیے ذمہ دار ادارہ کی جانب سے درخواست بنام ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند۔

(ب) متعلقہ صوبائی جمعیت کے امیر یا ناظم کا، ناظم عمومی مرکزی جمعیت کے نام سفارشی خط یا نئی تصدیق جس میں معیار تعلیم، تعداد طلبہ واساتذہ مذکور ہو۔

(ج) جمعیت کے شعبۂ احصائیات برائے مدارس میں اندراج۔

(د) جمعیت کے آرگن ''جریدہ ترجمان'' نیز ماہنامہ اصلاح سماج (ہندی) کا ادارہ کے نام اجراء اور قدیم خریدار ہونے کی صورت میں اس کے بقایاجات کی ادائیگی۔

(۳) علاوہ ازیں مرکزی جمعیت کی جانب سے سفارشی خطوط حاصل کرنے کے لیے ذمہ داران صوبائی وضلعی جمعیات ومعروف علماء کرام کی نئی تصدیقات کا پیش کیا جانا لازمی ہے۔ درخواست دہندہ اپنے دستخط کے ساتھ نام اور عہدہ صاف صاف لکھیں۔ کسی بھی قدیم تصدیق کی تجدید یا اس میں حذف واضافہ کے لیے صوبائی جمعیت سے حاصل شدہ نئی اصل تصدیق کا پیش کیا جانا ضروری ہے بصورت دیگر کوئی بھی عذر مقبول نہ ہوگا۔

نوٹ: جو حضرات مرکزی جمعیت کی تصدیق کے خواہاں ہوں وہ کسی بھی قسم کی زحمت سے بچنے کے لئے رمضان سے قبل تصدیق حاصل کرلیں اور بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے رجسٹری ڈاک خرچ نقد نیز جریدہ ترجمان واصلاح سماج کے بقایاجات کی رسید کی فوٹو کاپی ارسال کرنا نہ بھولیں۔

دفتر نظامت عامہ: مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

رپورٹ: ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام

''قیام امن عالم اور تحفظ انسانیت'' کے عنوان پر

۹-۱۰/ مارچ ۲۰۱۸ء کو رام لیلا میدان دہلی میں

دوروزہ عظیم الشان ۳۴/ ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا کامیاب انعقاد

☆ ملک وبیرون ملک سے بڑی تعداد میں اکابر علمائے کرام، اعیان جماعت، ائمہ عظام، مقالہ نگاران، شعرائے خوش الحان، مدراس وجامعات کے موقر ذمہ داران واساتذہ، ملی، سماجی وسیاسی رہنماؤں اور دھرم گروکی شرکت اور خطابات

☆ وطن عزیز کے کونے کونے سے شیدائیان کتاب وسنت کا رام لیلا میدان میں امڈا سیلاب

☆ کتاب وسنت کی روشنی میں اسلام کے پیام امن وانسانیت اور اخوت ویکجہتی کو سمجھنے اور عام کرنے پر زور

☆ معزز علماء کرام اور دانشوران ملک وملت نے کانفرنس کے موضوع کو وقت کی بڑی ضرورت اور کانفرنس کو بروقت اور کامیاب ترین قرار دیا

☆ علماء ودانشوران ملک وملت کے ہاتھوں ۹ نئی کتابوں اور رسالوں کے خصوصی شماروں اور دہشت گردی مخالف اجتماعی فتویٰ کا اجراء

اس وقت ملکی وعالمی سطح پر دین واخلاق بیزاری، مسلمہ اقدار وحقوق کی پامالی اور انسانیت کی روح سے متصادم نظریات کے باعث جس طرح کی بے اطمینانی وبے چینی اور عدم تحمل وکشیدگی پائی جارہی ہے اس سے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ وطن عزیز واقوام عالم کا ہر ذی ہوش وسلیم الطبع شخص فکرمند ہے نیز ملک وملت اور انسانیت کو درپیش ان مسائل ومشکلات کا پائدار حل چاہتا ہے۔ ان ناگفتہ بہ حالات کا تقاضا ہے کہ ہر شخص بحیثیت انسان اپنی بساط بھر اس کے لیے کوشاں رہے نیز مثبت اقدامات کرنے والوں کی آواز میں آواز ملائے۔ اسی میں انسانیت نیز ساری کائنات کی بھلائی مضمر ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند جو ملک وملت اور انسانیت کے اہم مسائل کے حل کے تئیں ہمیشہ فکرمند رہتی ہے اور ان میں اپنا مثبت کردار ادا کرنے کی سعی پیہم کرتی ہے، نے **مورخہ ۹-۱۰/ مارچ ۲۰۱۸ء بروز جمعہ وسنیچر دہلی کے رام لیلا میدان میں ''قیام امن عالم وتحفظ انسانیت'' کے عنوان پر چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس** منعقد کیا جو بحمد اللہ گزشتہ چھ کانفرنسوں کی طرح ہر لحاظ سے تاریخی اہمیت کی حامل اور کامیاب ترین کانفرنس ثابت ہوئی اور اس کے بہترین اثرات مرتب ہوئے جس کو بلاتفریق مذہب ومسلک دانشوران ملک وملت نے سراہا اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کی موجودہ قیادت خصوصاً امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی اور ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز کو داد تحسین وہدیہ تبریک وتہنیت پیش کی۔

تیاری ما قبل کانفرنس:

☆ **اجلاس مجلس عاملہ وشوریٰ میں منظوری:** گوکہ اجلاسہائے عاملہ وشوریٰ میں ۳۴ ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کو منظوری مل چکی تھی لیکن مقام انعقاد کی تعیین عمل میں نہیں آسکی تھی۔ چنانچہ اجلاس عاملہ منعقدہ ۱۹/ مارچ ۲۰۱۷ء کو صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹک وگوا کی خواہش اور طلب پر طے پایا تھا کہ یہ کانفرنس بنگلور میں منعقد ہوگی لیکن بوجوہ ایسا نہیں ہوسکا۔ اجلاس مجلس شوریٰ منعقدہ ۲۴/ ستمبر ۲۰۱۷ء میں بھی کانفرنس کا مسئلہ زیر غور آیا۔ ۱۹/ نومبر ۲۰۱۷ء کے اجلاس میں بالاتفاق و بیک آواز طے ہوا کہ یہ کانفرنس دہلی میں منعقد ہوگی۔ اور اس کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا اور اسی اجلاس عاملہ میں صوبائی جمعیات سے کانفرنس مد میں تعاون کی اپیل بھی کی گئی چنانچہ صوبائی جمعیتوں کے ذمہ داروں نے بڑی گرم جوشی کے ساتھ اپنے اپنے تعاون لکھوائے۔

☆ **مرکزی وذیلی موضوعات کی تعیین:** ۱۹/ نومبر ۲۰۱۷ کے اجلاس عاملہ کے موقع پر بعد نماز عصر ومغرب ذمہ داران صوبائی جمعیات وعلمائے کرام کے ساتھ نشستوں کا انعقاد عمل میں آیا اور کانفرنس کے مرکزی موضوعات امن وآشتی، تحفظ انسانیت، انسداد منشیات، قومی یکجہتی، آلودگی وغیرہ پر کافی غور وخوض ہوا اور صلاح ومشورہ کا سلسلہ جاری رہا تا آنکہ ''قیام امن عالم اور تحفظ انسانیت'' کے عنوان پر اتفاق ہوا پھر ذیلی موضوعات کی بھی تعیین عمل میں آئی۔

☆ **ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل:** اس کے ساتھ ہی انتظامی سہولت کے پیش نظر کانفرنس کے مختلف کاموں کو بحسن وخوبی انجام دینے کے لیے تقریباً دو درجن مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں، ان کے کنوینز متعین کئے گئے ٹیلی فون کنوینزوں کو ان کی ذمہ داری سے باخبر کیا گیا۔ تا کہ ان حضرات کی لگن اور کوششوں سے کانفرنس کا کام بروقت

بخوبی انجام پاسکے۔ اورالحمدللہ ان کمیٹیوں کے ذمہ داران اسی وقت سے اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کی انجام دہی میں حسب توفیق لگ گئے۔

☆**رام لیلا میدان کی بکنگ اور این او سی کا حصول ودیگر محکمہ جاتی کارروائی:** کانفرنس کے انعقاد کی منظوری کے ساتھ ہی رام لیلا میدان کی بکنگ کی کارروائی شروع کردی گئی۔ یہ مرحلہ اس لیے کافی مشکل ہوتا ہے کہ رام لیلا میدان اولا تو خالی نہیں رہتا۔ کئی کئی ماہ قبل کی بکنگ پہلے ہی سے ہوجاتی ہے۔ اگر بکنگ خالی بھی ملتی تو اس کو حاصل کرنے کے لیے بہت سی شرائط ہیں مثلا متعدد سرکاری محکموں سے این او سی حاصل کرنے کے بعد ڈی سی پی کی منظوری اور یہ کافی وقت طلب کام ہوتا ہے، ڈی سی پی اور دیگر افسران کے ساتھ ذمہ داران کی متعدد میٹنگیں ہوتی ہیں۔

☆**تاریخ انعقاد کی تعیین اوراعلان:** اجلاس عاملہ منعقدہ ۱۹ نومبر ۲۰۱۷ء میں مؤقر ہاؤس نے مرکزی ذمہ داران کو کانفرنس کے حتمی تاریخ انعقاد طے کرنے کا اختیار دے دیا تھا۔ جس کی وجوہات بھی تھیں۔ مثلاً مقام انعقاد اور محکمہ پولس سے این او سی کا حصول اور امام حرم کی آمد کی تاریخ سے موافقت وغیرہ۔ چنانچہ کافی تگ ودو کے بعد رام لیلا میدان کی بکنگ خالی ملنے کے بعد امیر محترم نے ناظم عمومی وناظم مالیات ودیگر ذمہ داران واراکین کے مشورہ سے کانفرنس کی تاریخ طے کر کے مورخہ ۱۱/جنوری ۲۰۱۸ء کو پریس ریلیز کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ ۳۴ ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس آئندہ ۹-۱۰/مارچ ۲۰۱۸ء کو بعنوان ''قیام امن عالم اور تحفظ انسانیت'' دہلی کے تاریخی رام لیلا میدان میں منعقد ہوگی۔

دعوت ناموں کی ترسیل:

☆**مقررین ومقالہ نگاران کے نام:** کانفرنس کی تاریخ کی تعیین کے معاً بعد ہی مقررین اور مقالہ نگاران کے نام دعوت نامے بذریعہ اسپیڈ پوسٹ اور ای میل ارسال کیے جانے لگے۔

☆**بیرون ممالک علماء و مشائخ کے نام:** مختلف ذرائع سے عرب مشائخ اور علمی وتحقیقی اداروں کے مسئولین، بلاد عربیہ میں مقیم ہندوستانی علماء اور دیگر ممالک کے مشائخ کے نام دعوت نامے سینکڑوں کی تعداد میں ارسال کیے گئے۔

☆**امام حرم کی آمد کے لیے کوششیں:** اس سلسلے میں مملکت سعودی عرب کے فرماں روا شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود حفظہ اللہ، سعودی سفارت خانہ، اسلامی امور کی وزارت اور رئیس شؤن الحرمین وغیرہم کو ایک سال قبل سے ہی خطوط لکھے جارہے تھے اور برابر مطابعت بھی کی جاتی رہی۔ لیکن امام حرم کے نام اور حتمی تاریخ کی موافقت مل جانے کے باوجود بوجوہ ان کی شرکت ممکن نہ ہوسکی۔

☆**ارباب مدارس وجامعات کے نام دعوت نامے:** حسب روایت ملک کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے اہم جماعتی مدارس وجامعات کے ذمہ داران کو خطوط لکھے گئے کہ خود بھی اس کانفرنس میں شریک ہوں اور اپنے اساتذہ وطلبہ اور حلقہ اثر کی شرکت کو بھی یقینی بنائیں اور علاقے میں کانفرنس کے تئیں بیداری پیدا کریں۔

☆**جماعتی اخبارات وجرائد کے مدیران کے نام خطوط:** اسی طرح جماعتی رسائل وجرائد کے مدیران کے نام دعوت نامے ارسال کیے گئے اور ان سے گذارش کی گئی کہ اپنے رسالے میں کانفرنس کا اشتہار شائع کریں۔

☆**صوبائی جمعیات کے ذمہ داران کے نام دعوتی خطوط:** صوبائی جمعیات کے ذمہ داران کو خطوط لکھے گئے کہ وہ صوبے میں کانفرنس کے سلسلے میں بیداری پیدا کریں، ذیلی جمعیتوں کو بھی اس کا مکلّف کریں اور صوبے سے بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت کو یقینی بنائیں۔ یہ بھی گزارش کی گئی کہ ائمہ وخطبائے مساجد کو مکلّف کریں کہ کانفرنس کے عنوان کو اپنے خطبات جمعہ کا موضوع بنائیں۔

☆**موقر اراکین شوری کے نام دعوتی خطوط:** مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے موقر اراکین شوری کے نام دعوت نامے ارسال کیے گئے اور ان سے گزارش کی گئی کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں کانفرنس کے تئیں بیداری پیدا کریں۔ ائمہ وخطباء سے اپیل کریں کہ وہ بھی اسے اپنے خطبوں کا موضوع بنائیں تاکہ وسیع پیمانے پر کانفرنس کا پیغام عام ہو۔

☆**جمعیت کے اردو، ہندی اور انگریزی رسائل وجرائد کے خصوصی نمبرات کے لیے پیغام کے حصول کے سلسلہ میں خطوط:** اس سلسلے میں حالیہ چند کانفرنسوں سے یہ روایت قائم ہوئی ہے کہ ملک کے تمام گورنروں، وزراء اعلی اور مرکزی وزراء سمیت ملی وسماجی تنظیموں کے سربراہان اور مختلف قومی کمیشنوں کے اعلیٰ ذمہ داران کو خط لکھا جائے کہ وہ کانفرنس کے سلسلے میں اپنا پیغام ارسال فرمائیں۔ نیز ان خطوط کے ساتھ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا مختصر تعارف اور موضوع کی اہمیت وضرورت پر مبنی معلومات بھی بھیج دی جائیں تاکہ اسلام کا پیغام امن وانسانیت اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا پیغام اخوت ومحبت اعلیٰ حکومتی اداروں اور شخصیات تک کانفرنس سے پہلے ہی پہنچ جائے۔ چنانچہ خطوط کے ساتھ جمعیت کا تعارف اور موضوع کی اہمیت وضرورت پر مبنی معلومات بھی بھیجی گئی جس کے خاطر خواہ اثرات مرتب ہوئے۔

۱۔صوبوں کے گورنرس کے نام:

۲۔صوبوں کے وزراء اعلیٰ کے نام۔ ان میں سے بعض سے پیغام بھیجنے کے ساتھ ساتھ شرکت کی بھی گزارش کی گئی۔

۳۔مرکزی وزراء کے نام

۴۔صوبہ دہلی کے وزراء کے نام۔ ان سے پیغام بھیجنے کے ساتھ ساتھ شرکت کے لیے بھی لکھا گیا۔

۵۔ملی تنظیموں کے ذمہ داران کے نام۔ ان سے پیغام بھیجنے کے ساتھ ساتھ

شرکت کی بھی گزارش کی گئی۔

۶۔اہم سیاسی وسماجی شخصیات ودھرم گرو کے نام۔ان سے پیغام بھیجنے کے ساتھ ساتھ شرکت کی بھی گزارش کی گئی۔

۷۔مختلف قومی کمیشنوں کے چیئرمینوں کے نام۔ان سے پیغام بھیجنے کے ساتھ ساتھ شرکت کی بھی گزارش کی گئی۔

۸۔اہم یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کے نام۔ان سے پیغام بھیجنے کے ساتھ ساتھ شرکت کی بھی گزارش کی گئی۔

۹۔مسلم ممالک کے سفیروں کے نام

مختلف خدمات کے لیے کمپنیوں سے معاہدے:

ٹینٹ، روشنی، ساؤنڈ، ویڈیو فوٹو گرافی، طہارت خانے کی تعمیر وغیرہ امور کے لیے مختلف کمپنیوں سے کوٹیشن لیا گیا اور کنوینز کانفرنس الحاج وکیل پرویز ودیگر ذمہ داران اور متعلقہ کمیٹیوں کے کنوینزوں کی مجالس اور بار بار مشورے سے مناسب ریٹ پر اچھی سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں سے معاہدہ کیا گیا۔

کانفرنس کی تشہیر:

۱۔اخبارات میں اشتہارات: یوں تو مرکزی جمعیت کے آرگنوں کے اندر کانفرنس کا اشتہار برابر شائع ہوتا رہا لیکن مزید عوامی بیداری پیدا کرنے کے لیے یومیہ اخبارات کا سہارا لینا ضروری تھا۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً جہاں پریس ریلیز کے ذریعہ کانفرنس کے سلسلے میں لوگوں کو جانکاری دی جاتی رہی وہاں ان اخبارات میں آل انڈیا سطح پر اشتہارات بھی شائع کیے گئے۔

۲۔پوسٹر کی اشاعت

کانفرنس کی تشہیر کے لیے چار طرح کے قد آدم پوسٹر اردو، ہندی اور انگریزی زبانوں میں ہزاروں کی تعداد میں شائع کرکے صوبہ جات کو ارسال کیے گئے۔

۳۔ہورڈنگ

کانفرنس کی تشہیر کے لیے اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا نئی دہلی میں بڑی سی ہورڈنگ لگائی گئی۔

۵۔اہم جماعتی پروگراموں میں کانفرنس کا اعلان:

یہ اعلانات بھی کافی اہم ثابت ہوئے۔

مجلس اداری کی نشستوں کا انعقاد:

کانفرنس کے انعقاد کی منظوری کے بعد ہی سے مجلس اداری کی نشستوں کا سلسلہ جاری رہا جس میں کانفرنس کے سلسلے میں اہم امور طے پاتے رہے اور تیاریوں کو آخری شکل دی جاتی رہی۔

ذمہ داران کی کارکنان کے ساتھ نشست: وقتاً فوقتاً ذمہ داران جمعیت کارکنان کے ساتھ نشستیں منعقد کرتے رہے اور کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلے میں ہوئی پیش رفت کا جائزہ لیا جاتا رہا۔اور اہم ہدایات دی جاتی رہیں۔

ذیلی کمیٹیوں کے کنوینرس کی نشست کا انعقاد:

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران اور کنوینز کانفرنس الحاج وکیل پرویز کے مشورے سے کانفرنس کو کامیابیوں سے ہمکنار کرنے کے لیے انتظامی کمیٹیاں تشکیل دی گئیں اور اس کے کنوینز اور معاونین متعین کیے گئے۔۴/مارچ کو ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی کی صدارت میں کنوینزس کی اہم نشست منعقد کی گئی اور ان کے کاموں کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ ان کو ضروری مشورے اور ہدایات دی بھی گئیں۔اس میٹنگ میں کنوینز کانفرنس الحاج وکیل پرویز بھی موجود تھے۔اسی طرح اجتماعی وانفرادی طور پر بھی ان سے برابر رابطہ رہا اور ان کی کارگزاریوں کی تفصیلات سے آگاہی حاصل کی جاتی رہی اور کاموں کو آخری شکل دی جاتی رہی۔

رضا کاران کی خصوصی تربیتی نشست کا انعقاد:

کانفرنس کے انتظام وانصرام کو چست ودرست رکھنے کے لئے مورخہ ۴/مارچ ۲۰۱۸ء کو اہل حدیث منزل میں رضا کاران کی تربیتی نشست منعقد ہوئی جس میں اکثر رضا کاران شریک ہوئے۔ان کے سامنے اجتماعی کاموں کی اہمیت واضح کی گئی اور ان کی ذمہ داریوں کے سلسلے میں ہدایات دی گئیں اور ان کی خصوصی تربیت کی گئی۔

پریس کانفرنس کا انعقاد: کانفرنسوں کے انعقاد کے مواقع پر مرکزی جمعیت کی روایت رہی ہے کہ وہ پریس کانفرنس منعقد کرتی ہے تاکہ میڈیا کے سامنے کانفرنس کی غرض وغایت اور کانفرنس کے پیغام کو عام کیا جائے اور موضوع کی اہمیت وضرورت واضح کی جائے۔اس کانفرنس کے موقع پر بھی مورخہ ۶/مارچ ۲۰۱۸ء کو کانسٹی ٹیوشن کلب آف انڈیا کے ڈپٹی چیئرمین ہال میں پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں امیر محترم نے میڈیا کو خطاب کیا۔اور کانفرنس کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔اس موقع پر ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی، ناظم مالیات وکنوینز کانفرنس الحاج وکیل پرویز، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار مولانا محمد علی مدنی اور ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار، مولانا محمد انعام الحق مدنی، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مدھیہ پردیش مولانا عبدالقدوس عمری، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی مولانا عبدالستار سلفی، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی مولانا عرفان شاکر وغیرہ بھی موجود تھے۔ اردو، ہندی انگریزی اور ملیالم ودیگر زبانوں کے اخبارات کے نمائندگان کے علاوہ انڈیا ٹی وی، سہارا سمے، اے این آئی، ذی ہندوستان وغیرہ نیوز چینلوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔

وفود کی آمد اور استقبال: یوں تو تاریخ انعقاد سے ایک ہفتہ قبل ہی سے احباب جماعت کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا اور جمعیت کی دونوں بلڈنگوں اور مراکز ومنازل اہل حدیث منزل اور اہل حدیث کمپلیکس کی رونق بڑھ گئی تھی لیکن مورخہ ۷/مارچ سے مہمانوں اور وفود کی کثرت سے آمد شروع ہوگئی اور قابل لحاظ تعداد

میں ملک کے کونے کونے سے معزز علماء وائمہ اوراحباب جماعت ۹؍مارچ کی صبح تک دہلی پہنچ گئے۔ان شیدائیان کتاب وسنت اورحدی خوانان امن وانسانیت کے چہرے سے کانفرنس کے تئیں بلا کا جوش وخروش اور بے تابی اور جمعیت وجماعت پرسوجان سے نثار ہوجانے کا شوق وجذبہ عیاں تھا۔

☆**رام لیلا میدان کے انتظامات پر ایک نظر**: رام لیلا میدان کو دوبڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا،ایک حصہ شرکاء کی رہائش کے لیے تھا جسے کارپیٹ اورشامیانے سے آراستہ کیا گیا تھا،دوسرا حصہ جلسہ گاہ پر مشتمل تھااوراس سے آگے نہایت کشادہ اورخوبصورت اسٹیج بنایا گیا تھا جس پر بیک وقت پانچ صدافراد بیٹھ سکتے تھے۔اسٹیج کے بائیں طرف میڈیااورمعززین کے بیٹھنے کے لیے سیکڑوں کرسیاں لگائی گئی تھیں۔جلسہ گاہ میں بھی واٹرپروف شامیانے اور کرسیاں لگائی گئیں تھیں اورنمازوں کے لیے مصلے جلسہ گاہ اوررہائش کی دائیں طرف دورویہ طہارت خانے بنائے گئے تھےاور پانی کے لئے سمرسیبول لگایا گیا تھا۔اسٹیج کے پیچھے گرین روم اورمہمانان خصوصی،مقررین،مقالہ نگاران، اراکین شوری کے لیےڈائننگ ہال،میڈیا سیل تھااوراسی سے ملحق پولیس چوکی بنائی گئی تھی۔مشرقی گیٹ سے عام شرکاء کی انٹری تھی جبکہ مغربی گیٹ اہم مہمانوں کے داخلہ کے لیے مختص تھا۔پنڈال کے بائیں طرف ایک قطار سے کتابوں کے اسٹال سجے تھےاورمیدان کی شمالی جانب سیمینار ہال بنایا گیا تھا۔مشرقی گیٹ پردفتر استقبالیہ قائم تھااوراسی شمالی جہت میں مطعم اورمطبخ کا بہترین انتظام تھا۔عوام وخواص کے لیے پانی کابڑے پیمانے پرمفت نظم تھاجومحترم اسلم پردھان صاحب کے زیر کنوینرشپ تقسیم ہورہا تھا۔

☆**اسٹیج پر موجود اکابر علماء کرام**: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی امیرمرکزی جمعیت اہل حدیث ہند،مولانا محمد ہارون سنابلی ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، شیخ عبدالرحمن مبارکپوری صدرمجلس استقبالیہ، ڈاکٹرعبدالعزیز مدنی مبارکپوری،مولانا صلاح الدین مقبول احمد،ڈاکٹرعبدالرحمن فریوائی سابق پروفیسر جامعۃ الامام محمد بن سعودالاسلامیہ ریاض، الحاج وکیل پرویز ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند وکنوینر کانفرنس،ڈاکٹرسید عبدالعزیز سلفی نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند،حافظ محمد عبدالقیوم نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند وناظم صوبائی جمعیت اہلحدیث تلنگانہ،مولانا عبداللہ سعود سلفی ناظم اعلیٰ جامعہ سلفیہ(مرکزی دارالعلوم) بنارس،مولانا عبدالوہاب حجازی استاذ جامعہ اسلامیہ خیرالعلوم ڈومریا گنج،مولانا شمیم احمد ندوی ناظم جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈانگر نیپال،مولانا خورشید عالم مدنی نائب امیرصوبائی جمعیت اہل حدیث بہار، ، حافظ عتیق الرحمن طیبی امیرصوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی، جناب عبدالرحمن بٹ سابق ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر، مولانا عبدالقدوس عمری امیرصوبائی جمعیت اہل حدیث مدھیہ پردیش، مولانا ازہرعبدالرحمن مبارکپوری استاذ جامعہ ابوہریرہ الاسلامیہ لال گوپال گنج، مولانا محمد ابراہیم مدنی امیرضلعی جمعیت اہل حدیث سدھارتھ نگر، ڈاکٹر حافظ فہدالاسلام پٹنہ، مولانا محمد شمیم احمد عمری ناظم جامعہ محمدیہ کھیدوپورہ مئو،مولانا عبدالمنان مفتاحی سدھارتھ نگر یوپی،مولانا حمیدالدین یوسفی سدھارتھ نگر یوپی،مولانا مطیع اللہ حقیق اللہ مدنی استاذ مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات جھنڈانگر نیپال،مولانا عبدالمنان سلفی استاذ جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈانگر نیپال،مولانا طٰہ سعید خالد عمری امیرصوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ،مولانا عبدالخالق محمدی ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ،مولانا محمد علی مدنی امیرصوبائی جمعیت اہل حدیث بہار،مولانا انعام الحق مدنی ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار، مولانا جمیل احمد مدنی مفتی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، ڈاکٹر عبدالدیان انصاری امیرصوبائی جمعیت اہل حدیث پنجاب،مولانا ریاض احمد سلفی نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، جناب جوادحسین بتیا بہار، جناب عبدالصمدسوز ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مدھیہ پردیش،مولانا شاہ ولی اللہ عمری نائب امیرصوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹک وگوا،مولانا عتیق الرحمن اثر ندوی ناظم جامعہ اسلامیہ دریاباد سنت کبیرنگر یوپی، مولانا سجادحسین ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال،مولانا ذکی احمد مدنی امیرشہری جمعیت اہل حدیث کلکتہ،مولانا اقبال احمدمحمدی، جناب محمدرضوان چنئی،مولانا محمدمعروف سلفی کلکتہ،مولانا محمد جرجیس سراجی امیرصوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی یوپی ،مولانا شمس الحق سلفی نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ، ڈاکٹر رحمت اللہ سلفی ناظم ضلعی جمعیت اہل حدیث کٹیہار،مولانا رضوان احمد سلفی پورنیہ، ڈاکٹر محمد عیسیٰ خان انیس امیرصوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ، مولانا محمد اظہر مدنی ڈائرکٹر اقراء انٹرنیشنل گرلس اسکول دہلی، جناب احسان اللہ صاحب مدراس، الحاج وکیل احمد خازن صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی،مولانا ممتاز احمد سالک بستوی، جناب محمد عامر عبدالرشید ناظم جامعہ ریاض العلوم دہلی،مولانا عبدالحسیب مدنی استاذ جامعہ محمدیہ بنگلور، مولانا صفی احمد مدنی سابق امیرصوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش، مولانا عبدالسلام سلفی ممبئی،مولانا محمد مقیم فیضی ممبئی، جناب عبدالحمید خان امیر جمعیت اہل حدیث ٹرسٹ بھیونڈی،ڈاکٹرسعید احمد مدنی امیرصوبائی جمعیت اہل حدیث آندھراپردیش،مولانا عبدالرحمن سلفی ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ،مولانا عبدالستار سلفی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی،مولانا عبدالرحیم مکی امیرصوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ، جناب عبدالحفیظ راؤنڈر ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث راجستھان،مولانا عبدالجلیل مکی ممبئی،مولانا منظراحسن سلفی ناظم ضلعی جمعیت اہل حدیث ساؤتھ ممبئی جناب محمود عالم پونہ،حاجی عبدالرشید،حافظ شکیل احمد میرٹھی، ڈاکٹر رحمت اللہ سلفی،مولانا مظہر اعظمی، مولانا زکریا الصلاحی، جناب عبدالوحید جانی خازن صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ، جناب اسلم خان ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹک وگوا، جناب کے جے منصور عرف دادو بھائی خازن صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹک وگوا، جناب پی شفیق احمد بنگلور، جناب نظام الدین بنگلور، جناب حافظ محمد یوسف، حافظ محمد طاہر سلفی ریاض، جناب محمد حنیف انعام دار، الحاج محمد یونس صاحب بلاری، حافظ

عمر دین بھاٹی، مولانا عبدالمبین فیضی مئو، ڈاکٹر عبداللطیف الکندی ناظم صوبائی جمعیت اہلحدیث جموں وکشمیر، مولانا نذرالابرار مدنی، جناب عبدالوہاب جے پور، مولانا کلیم اللہ سلفی جونپور، حافظ کلیم اللہ سلفی دیوریا، وغیرہ کے علاوہ ۲۳ صوبوں سے آئے ہوئے دیگر اراکین شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، مقررین، مقالہ نگاران، شعرائے کرام اور معززین ومدعوئین خصوصی بھی زینت اسٹیج تھے۔

یہ ہے اسٹیج کی ادنیٰ جھلک ورنہ شریک اجلاس علماء واعیان جو اپنی منکسر المزاجی اور تواضع کی وجہ سے عوام میں چھپے بیٹھے رہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہاں اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان تمام علماء کرام، مقررین و مقالہ نگاران، معززین واراکین اور ذمہ داران جمعیات اہلحدیث کو کرایہ وسفرخرچ ادا نہیں کیا جاتا۔ نذرانے اور اکرامیہ کا تو وہم وگمان بھی پچھلی ساتوں کانفرنسوں میں نہ رہا۔ یہی حال مجالس عاملہ وشوریٰ کا بھی ہوتا ہے۔ پھر بھی ادنیٰ دعوت خاص وعام پر جمعیت و جماعت کے یہ محبین کشاں کشاں اور شاداں وفرحاں اڈتے چلے آتے ہیں اور اپنی جماعتی، دینی واسلامی غیرت کا یقین دلا کر ہماری حوصلہ افزائی فرماتے ہیں اور ثواب دارین جو سب سے بڑی دولت ہے پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سدا بہار رکھے اور جنت الفردوس میں اکٹھا کرے اور وہاں علی سرر متقابلین کا منظر پیش فرمائے۔ آمین

☆ **کانفرنس کا حسن آغاز:**

۹/مارچ ۲۰۱۸ء بروز جمعہ

نشست اول

(10 بجے صبح تا 12.30 بجے دن)

صدارت: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نظامت: مولانا محمد ہارون سنابلی ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

تلاوت: ڈاکٹر قاری فہدالاسلام سلفی پٹنہ

سب سے پہلے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے افتتاحی خطاب میں ملک وبیرون ملک سے تشریف لائے تمام علماء کرام، عمائدین ملک وملت، ذمہ داران وافراد جماعت اور برادران ملت کا استقبال کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آج پوری انسانیت کو امن وآشتی کی ضرورت ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اس کانفرنس کے ذریعہ اسلام کے اسی پیغام کو عام کرنا چاہتی ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند الحمدللہ ہر میدان میں مثبت طور پر سرگرم عمل ہے اور ملک وملت وانسانیت پر اس کے اچھے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کے صدر مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری حفظہ اللہ بن شیخ الحدیث عبیداللہ الرحمانی نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں حاضرین کا بھرپور استقبال کیا انھیں خوش آمدید کہا اور ذمہ داران خصوصاً امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کا بہت بہت شکریہ ادا کیا کہ ان کے نہ چاہنے کے باوجود ان کو اتنا بڑا منصب اور اتنی بڑی ذمہ داری مجھے سونپی جسے میں نے اپنی سعادت سمجھ کر موضوع، مکان، حالات اور جہت تنفیذ کا خیال کرتے ہوئے قبول ہی نہیں کیا بلکہ خود کو بڑا خوش نصیب سمجھتا ہوں۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی گوناں گوں سرگرمیوں اور کارناموں کو سراہتے ہوئے کہا میں اس کانفرنس کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتا ہوں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند حسن کارکردگی میں اپنا ایک منفرد مقام رکھتی ہے، اس کی حصولیابیاں لائق تحسین ہیں، مختلف میدانوں میں اس نے کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں۔ میں جب دہلی آیا تو محسوس کیا کہ جمعیت میں حرکت ونشاط ہے تمام جہات میں موجودہ قیادت نے کافی پیش رفت کی ہے، اور نازک سے نازک حالات میں بھی ہم سب کی رہنمائی کی ہے، خواہ طلاق کا قضیہ ہو، مسلم پرسنل لاء میں مداخلت کا معاملہ ہو یا بابری مسجد، قضیہ فلسطین ہو، دیگر اہل مذاہب کے نظریات اور مسالک کے ساتھ عادلانہ واعتدال پسندانہ رویہ اپنایا ہے، جو لائق تعریف ہے۔ دہشت گردی ودیگر عالمی، ملکی، ملی و جماعتی مسائل میں مختلف ذرائع سے صحیح رہنمائی اور بروقت اعتدال پسندانہ کارروائی سے شادکام فرمایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام نے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بھی فرض قرار دیا ہے اور ان کی طرف بار بار مختلف انداز اور اسلوب میں توجہ مبذول کرائی ہے اور ان پر اجر وثواب کی بشارت سنائی ہے نیز ان حقوق کی عدم ادائیگی پر وعید اور عذاب کی دھمکی دی ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر ودیگر ذمہ داران اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد اور موضوع کے انتخاب پر پوری جماعت وملت وملک اور انسانیت کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اخیر میں ایک بار پھر سب کو پرجوش خوش آمدید کہا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اپنے خطبہ صدارت میں کہا کہ ہمارا پیغام امن عالم کو عام کرنا ہے، اسلام کے معنی امن وسلامتی کے ہیں یہی پیغام تمام مسلمانوں کو بحیثیت خیر امت عام کرنا فرض ہے۔ ہم اہلحدیث، عالمی اخوت وبھائی چارہ اور قومی یکجہتی کے علمبردار ہیں۔ اہلحدیثوں نے دیش کی آزادی سے لیکر آج تک تعمیر وترقی میں اپنا کردار نبھایا۔ بحیثیت قوم وملت اور انسانیت ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ وہ آج بھی لگاتی ہے۔ اور وہ کام جس سے نفرت کو ہوا ملے، دہشت گردی کو شہ ملے، اہل حدیث اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وطن عزیز میں سب سے پہلے ہم ہی نے مختلف اسٹیج سے دہشت گردی کے خلاف اجتماعی وانفرادی فتویٰ ریلیز کیا، بحیثیت مسلم تنظیم ہم آلودگی، شراب نوشی اور تمام طرح کی انسانیت کے لیے نقصاندہ چیزوں سے بچنے کی تلقین، وطن سے محبت اور اس پر مرمٹنے کی عملی وقولی ترغیب وتعلیم ہم نے دی اور آج بھی ہم اس کے علمبردار ہیں۔ ہماری دینی جمعیتیں، جامعات ومدارس، علماء اور طلبہ اور ائمہ اللہ کی رضا کے لئے حب الوطنی اور انسان دوستی کا پیغام دیتے ہیں۔ کسی طرح ظلم حتی کہ جانوروں اور جمادات ونباتات کے ساتھ میں فساد کو روانہیں سمجھتے۔ شکم مادر میں بچیوں کو مارنا زندوں کے مارنے کے برابر جرم ہے۔

ہم کسی بھی قیمت پر بے راہ روی، لسانی، علاقائی اور عنصری عصبیات، جنسی تشدد، عریانیت وفحاشی اور بے حیائی و بے شرمی، جمہوری اقدار کی پامالی، عورتوں کی اہانت، لڑکی ہونے کی وجہ سے شکم مادر میں جنین کشی، شراب نوشی، منشیات کی کثرت اور آلودگی کا پھیلاؤ جیسی برائیوں کو وقوع پذیر نہیں ہونے دیں گے۔ یہ ہے ہمارا عزم اور ہم اسی کی اپیل کرتے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ وحشت و بربریت اور دہشت گردی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ سودخوری، شراب نوشی اور دیگر منشیات کا استعمال عام ہے۔ قمار بازی، شادیوں کی بے جا رسوم اور جہیز کی لعنت سے انسانیت کراہ رہی ہے، انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں رہ گئی ہے، قانون بنتے ہیں، مظاہرے ہوتے ہیں، سڑکیں جام ہوتی ہیں، مجرم کو سلاخوں کے پیچھے ڈالا جاتا ہے لیکن کچھ دنوں کے بعد قانون کے نرم گوشوں کا سہارا لے کر مجرم جیل سے باہر ہوتا ہے۔ ان سب جرائم کے مقابلے میں ہم کو اصلاح اور سماج سدھار کی کوششیں تیز کرنا ہمارا فرض ہے اور اس فرض کی ادائیگی میں ہماری یہ کانفرنس عملی اقدامات کا ایک مشن وحصہ ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ حالات میں نوجوانوں کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ کسی کے بہکاوے میں نہ آئیں۔ امن وشانتی کے پیغام کو عام کرنے پر قائم رہیں۔ دین سے اپنا رشتہ استوار رکھیں۔ استقامت اختیار کریں کتاب وسنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ بزرگوں کے احترام کرنے میں اپنا کردار ادا کرتے رہیں۔ اماما ن دین کی عزت وتوقیر کریں اور اسے اپنا فرض سمجھتے رہیں۔ تزکیہ واحسان، اخوت و بھائی چارہ انسان کو فتنوں اور شر و فساد کا مقابلہ کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اسے حرز جان اور علامت ایمان بنائیں۔ اتحاد و یکجہتی کے بغیر دہشت گردی اور دیگر سماجی برائیوں کا مقابلہ ممکن نہیں ہے۔ اپنے اسلاف کی طرح دین و وطن کے لئے قربانی اور خدمت پیش کرتے رہیں۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمود مدنی نے کہا کہ ان دنوں ہمارا ملک بڑے مشکل حالات سے گزر رہا ہے۔ اس وقت مخصوص قسم کی مذہبی شدت پسندی ملک کے نظام اور جمہوریت پر حاوی ہونے کی کوشش کر رہی ہے اور یہ طاقتیں ملک کی شناخت پر اپنا لیبل لگا کر دوسروں کو محروم و مایوس کر دینا چاہتی ہے لیکن وہ نہیں جانتی کہ جتنی مشکلات وہ پیدا کریں گی اتنی ہی ہمارے اندر زندگی اور بیداری پیدا ہوگی۔ آزمائشیں ہی قوموں کو زندگی بخشتی ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو امن وانسانیت کے عنوان پر عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس میں شرکت کو باعث سعادت سمجھتا ہوں اور اس کی کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔

صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹک وگوا کے امیر مولانا عبدالوہاب جامعی نے کانفرنس کے انعقاد اور اس کے عنوان کے انتخاب پر مرکزی جمعیت کے ذمہ داران کو مبارکباد دی اور کہا کہ علماء کو متحد دیکھ کر میری خوشی دوبالا ہوگئی ہے۔

جامعہ سراج العلوم جھنڈانگر کے ناظم اعلیٰ مولانا شمیم احمد ندوی نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت کا ایک طرہ امتیاز ہے کہ وہ ہمیشہ سلگتے مسائل کا انتخاب کر کے اس پر کانفرنس واجتماعات منعقد کرتی ہے۔ آج جس موضوع پر کانفرنس ہو رہی ہے پوری دنیا اس کی حد درجہ محتاج ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے جوان قرآن وحدیث کو اپنا لیں تو تباہ حال پوری انسانیت کو نجات دلا سکتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کانفرنس کے انعقاد پر ہماری مبارکباد اور شکریے کے مستحق ہیں۔

مولانا عبداللہ سعود سلفی، ناظم اعلیٰ جامعہ سلفیہ بنارس نے کانفرنس کے انعقاد پر اظہار مسرت کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی اور اسے وقت کی ضرورت قرار دیا اور کہا کہ جس مذہب کے ماننے والے امن وامان کی تبلیغ کرتے ہوں ان کو دہشت گرد کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر سعید احمد عمری امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہمیشہ کانفرنسوں اور اجتماعات کے لیے کارگر عناوین کا انتخاب کرتی ہے۔ انہوں نے اتحاد کی طرف زور دیتے ہوئے کہا کہ اہل حدیث اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ مل جل کر امن وامان قائم کریں۔

مولانا عبدالرحیم مکی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ نے ذمہ داران کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ معاشرہ میں امن کو ہمہ وقت قائم کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر عبدالدیان انصاری امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث پنجاب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ۳۴؍ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ موضوع حسب حال ہے اور وقت کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے کردار وعمل سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم امن کے علمبردار ہیں۔

ڈاکٹر عیسیٰ خان انیس جامعی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ نے اپنے صوبہ کی طرف سے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کانفرنس کو بروقت اور موضوع کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔

جناب عبدالمجید صلاحی نمائندہ ندوۃ المجاہدین کیرالا نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ موضوع کے انتخاب پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اور اس کے ذمہ داران مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے داعش کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا دین وآئین حقوق انسانی کا علمبردار ہے اور یہ حقوق سب کو ملنے چاہئیں۔ ہم دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔

مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی سابق نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے کہا کہ یہ کانفرنس ایک خاص مقصد کے لیے منعقد کی گئی ہے اور اس کا تعلق ہمارے گھر، سماج، ملک اور انسانیت سے ہے۔ کانفرنس منعقد کرنے والوں کو اللہ بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

مولانا طہ سعید خالد مدنی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو صوبائی جمعیت کی طرف سے مبارکباد پیش

کرتے ہوئے کہا کہ ملک وملت کے مسائل پر کانفرنس سعادت مندی کی بات ہے۔ موجودہ حالات میں یہ اجلاس ایک مثبت اقدام ہے اس کانفرنس سے دین اسلام کو صحیح طریقے سے سمجھنے کا موقع ملے گا۔

مولانا محمد علی مدنی نے کہا کہ اس کانفرنس میں شرکت ہمارے لئے انتہائی سعادت کی بات ہے اور اپنی طرف سے اور تمام ذمہ داران کی طرف امیر محترم کو اس پروگرام کے انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مولانا اسماعیل سرواڑی نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث راجستھان نے امیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ کانفرنس ان کی گرانقدر جماعتی خدمات کی ایک اہم کڑی ہے۔

مولانا شمس الحق سلفی نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ نے موجودہ حالات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حالات کو دیکھتے ہوئے مرکزی جمعیت نے قیام امن عالم پر اتنی عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کرکے یہ پیغام دیا ہے کہ وہ انسانیت کے سلگتے مسائل پر فکرمند رہتی ہے۔ اور محبت وامن کی دعوت کو عام کرتی ہے۔

حافظ شکیل احمد میرٹھی نے کانفرنس کے انعقاد پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس نے ثابت کردیا ہے کہ جماعت اہل حدیث کی دعوت مکمل اسلامی وانسانی تعلیمات کی طرف دعوت ہے۔ ہماری تنظیم الحمدللہ متحد ہے۔

مولانا عبدالسلام سلفی ممبئی نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہمیشہ مثبت انداز میں کام کرتی ہے اور ہمیشہ امن وآشتی کو عام کرتی رہی ہے۔

دہلی اقلیتی کمیشن کے چیرمین ڈاکٹر ظفرالاسلام نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ اجتماع مسلمانان ہند کی امن پسندی کا مظاہرہ ہے اور یہ بتارہا ہے کہ ہم دہشت گردی کے خلاف بالکل متحد ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں سے علماء اور مدارس سے جڑے رہنے کی اپیل کی۔

مولانا شیر خان جمیل احمد عمری نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ نے کہا کہ کانفرنس کا عنوان نہایت اہم ہے۔ موجودہ حالات میں اس کی معنویت واہمیت دوچند ہوجاتی ہے۔ آج پوری دنیا کو امن کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اس جماعت اور دیگر جماعتوں نے اس ملک کو آزادی دلانے میں اہم رول ادا کیا ہے۔

مولانا صلاح الدین مقبول نے امن عالم کے موضوع پر کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اسلام امن وآشتی کا مذہب ہے اور اس کی سب سے زیادہ نمائندگی جماعت اہل حدیث کرتی ہے۔

ڈاکٹر عبداللطیف الکندی ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر نے قیام امن عالم کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی تعلیمات کو برادران وطن تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

حافظ عتیق الرحمٰن طیبی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی نے کہا کہ جس عنوان سے یہ پروگرام ہورہا ہے وہ نہایت اہم اور ضروری ہے اس کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرے لیے بڑی سعادت کی بات ہے کہ اس اہم پروگرام میں شریک ہورہا ہوں۔ اس پروگرام میں سابق ممبر پارلیامنٹ راجیہ سبھا جناب سالم انصاری اور تاج الدین انصاری وغیرہ اہم شخصیات نے بھی شرکت کی۔

اخیر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم مالیات وکنوینر کانفرنس الحاج وکیل پرویز نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ کانفرنس بہت اہم ہے۔ اس کے لیے امیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

☆نماز جمعہ کا اہتمام

اس موقع پر فضیلۃ الشیخ مفتی حرم مسجد نبوی ابراہیم بن ابراہیم الترکی حفظہ اللہ نے نماز جمعہ کی امامت فرمائی۔ انہوں نے اپنے خطبہ میں کہا کہ اسلام دین رحمت ہے، یہ تشدد کا دین نہیں ہے۔ اسلام اپنے اخلاق وکردار سے پھیلا ہے۔ وہ انسانی جان و مال اور عزت وآبرو کا محافظ ہی نہیں ہے بلکہ وہ چرند وپرند کے حقوق کا بھی نگہبان ہے۔ انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ ہندوستان کو امن کا گہوارہ بنائے۔ اور تمام شہریوں کی حفاظت فرمائے۔ انہوں نے اپنے خطبہ میں آپسی اتفاق واتحاد اور اسلامی بھائی چارہ قائم رکھنے کی بھی اپیل کی۔

مولانا خورشید عالم مدنی نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ہند نے بعد نماز جمعہ خطبہ جمعہ کی ترجمانی کی۔

نشست دوم

(بعد نماز عصر تا مغرب)

صدارت: ڈاکٹر سعید احمد عمری، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش

نظامت: مولانا ذکی احمد مدنی، نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال

تلاوت: قاری اقبال احمد

اس اجلاس میں مولانا عبدالمالک ریاضی نے اسلام میں پڑوسیوں کے حقوق، مولانا عبدالغنی عمری ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش نے فتح مکہ امن وشانتی کا پیغام، مولانا کمال الدین سنابلی نے جانور کے ساتھ ہمدردی اور اسلام، مولانا عبدالعظیم مدنی استاذ جامعہ دارالسلام عمرآباد نے اسلامی تعلیمات میں امن کی اہمیت، مولانا عبدالغفار سلفی بنارس نے عقیدہ توحید اور انسداد منشیات کے عناوین پر خطاب فرمایا۔

معروف آریہ سماجی رہنما سوامی اگنیویش نے اپنے خطاب میں کانفرنس کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے شراب کو بھی کانفرنس کا موضوع بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں آپ جیسے لوگوں کے انہیں کارناموں اور فتووں ہی کی دین ہے کہ ہندوستان سے سوائے چند کے کوئی بھی داعش

کی سرگرمیوں کا آلہ کار نہیں بن سکا۔انہوں نے شراب ومنشیات کے خلاف زبردست تقریر کی اور جوانوں اور عوام کو شراب کے اڈوں کو ختم کرنے کی ترغیب دی۔جس پرا میرمحترم نے کہا کہ قانون کو بہرحال ہاتھ میں نہ لیں۔

نشست سوم

بعد نماز مغرب تا۳۰-۱۰/بجے شب

صدارت:مولانا شمیم احمد ندوی،ناظم جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈانگر،نیپال

نظامت:مولانا شاہ ولی اللہ عمری،کرناٹک

تلاوت:قاری عبدالصمد،تلنگانہ

نظم:مولانا شمیم احمد عمری،مولانا عبدالمنان مفتاحی،مولانا محمد ہاشم سلفی

اس نشست میں مولانا محمد عرفان مدنی استاذ دارالعلوم احمدیہ سلفیہ نے قضاوقدر پر ایمان امن وسلامتی کا ضامن،مولانا عبدالرحیم مکی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ نے نقض امن ایک جرم عظیم،مولانا شاہ ولی اللہ عمری نے آلودگی سے تحفظ اور ہماری ذمہ داریاں، مولانا غیاث الدین سلفی نے عقیدہ توحید امن واخوت کا ضامن،مولانا بدیع الزماں مدنی گلبرگہ نے اسلام امن وانسانیت کا سب سے بڑا علمبردار،مولانا ثناء اللہ مدنی نے شراب کی حرمت،مولانا خورشید عالم مدنی نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار نے امن عالم کتاب وسنت کی روشنی میں،مولانا عبدالوہاب حجازی استاذ جامعہ اسلامیہ خیرالعلوم ڈومریا گنج امن عالم کے قیام میں حکومتوں کا کردار،مولانا انصار زبیر محمدی صدر اسلامک فقہ کونسل آف انڈیا نے عمل بالقرآن والحدیث امن وشانتی کا ذریعہ کے عنوان پر پُرمغز خطاب فرمایا اور امن وشانتی کے ساتھ رہنے کی تلقین کی۔

اس اجلاس میں ان علمائے کرام کے علاوہ دیگر دینی،سماجی وملی اور قومی شخصیات نے بھی خطاب کیا۔چنانچہ اتراکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ جناب ہریش راوت نے نے کہا کہ نفرت کے ماحول میں آپ نے شانتی اور انسانیت کی بات کی ہے۔اور تعمیر وترقی کا پیغام سنانے کا کام کیا ہے۔مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی اس سندیش کے لیے مبارکباد کے مستحق ہے۔یقیناً یہ پیغام جہاں تک پہنچے گا وہاں ہندوستان کو فائدہ پہنچائے گا اور بھائی چارہ کو فروغ ملے گا اور ہندوستان مضبوط ہوگا۔

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں برادر محترم حضرت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب اور جماعت اہل حدیث کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ان حالات میں جن سے ہمارا ملک گذر رہا ہے،قومی یکجہتی کے عنوان پر اس عظیم اجتماع کو قائم کیا گیا ہے۔قومی یکجہتی یہ ایسا عنوان ہے کہ ایسے ملک جہاں سینکڑوں مذاہب کے ماننے والے،سینکڑوں زبانوں کے بولنے والے لوگ رہتے ہیں اور اقلیتیں اپنے مذہب کی بنیاد پر جانی اور پہنچانی جاتی ہیں وہاں قومی یکجہتی کا پروگرام ہر زمانے کے اندر ایسی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔لیکن ایسے حالات میں جن سے ہمارا ملک گذر رہا ہے اور ملک کا ایک طبقہ جس کو میں کہتا ہوں کہ وہ انتہائی اقلیت میں زندگی گذار رہا ہے مذہب کے نام پر نفرت کی سیاست کررہا ہے ایسے وقت کے اندر جماعتوں اور افراد کو قومی یکجہتی کے عنوان پر جمع کرکے اپنے پیغام کو لوگوں تک پہنچانا کل کے مقابلے میں آج زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

شیخ عبدالعزیز المفرج کویت نے کہا کہ یہ ہمارے لیے بڑی خوشی کی بات ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند امن وانسانیت کو پھیلانے اور اللہ کے پیغام کو عام کرنے کے لیے جدوجہد کرتی ہے اور یہ اہم کانفرنس انہیں مساعی جمیلہ کا اہم حصہ ہے۔ان کے خطاب کا ترجمہ ڈاکٹر ظل الرحمٰن تیمی نے پیش کیا۔

اس نشست میں متعدد موضوعات پر علمی وتحقیقی کتابوں اور رسائل وجرائد کا اجرا معزز علمائے کرام اور اکابرین ملک وملت کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ان میں دبستان نذیریہ از تنزیل الرحمٰن صدیقی اور آیات نبوت از مولانا عبدالوہاب حجازی قابل ذکر ہیں۔امیر محترم نے ان تمام کتابوں اور مصنفین کا تعارف پیش کیا۔

۱۰/مارچ ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ

نشست چہارم

۹:۳۰/تا ۱:۳۰/بجے دن

صدارت:ڈاکٹر عبدالرحمٰن فریوائی مؤسس ورئیس جامعہ ابوہریرہ الاسلامیہ لال گوپال گنج،الہ آباد

نظامت:مولانا مولانا محمد ہارون سنابلی ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

تلاوت:ڈاکٹر فہدالاسلام سلفی

نظم:مولانا عبدالمنان مفتاحی

اس نشست کا آغاز کرتے ہوئے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے کہا کہ دہشت گردی ملک وانسانیت کے لیے بڑا خطرہ اور ترقی کی راہ کا سب سے بڑا روڑا ہے۔یہی وجہ ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہمیشہ دہشت گردی اور داعش سمیت دہشت گرد تنظیموں کے خلاف سرگرم عمل ہے۔

مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے کہا کہ انسانی جان اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اس کو ضائع کرنا حرام ہے اور حالات سے مجبور ہوکر خودکشی کرلینا بڑا گناہ ہے لیکن اس سے بھی بڑا گناہ یہ ہے کہ اوروں کو ختم کرنے کے لیے کوئی اپنی جان کو ہلاک کردے۔شراب وخون خرابہ اور گندگی اور آلودگی سے ملک وانسانیت کو بچانا ہمارا فرض ہے۔وطن سے محبت مومن کا شیوہ اور انسانی فطرت ہے۔

انہوں نے کہا کہ ظلم وزیادتی اور حق تلفی وناانصافی جرم ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ اس کے خاتمے کے لیے تشدد اور پرتشدد احتجاجات کا راستہ اختیار کیا جائے۔خودکشی اور خودکش حملے کئے جائیں یہ اسلام میں حرام اور دہرا وبال وگناہ ہے۔اسلام امن کا پیغامبر ہے وہ امن وقانون کو ہاتھ میں لینے کی کبھی بھی اجازت نہیں دیتا۔مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اسلام کی اس روشن تعلیمات پر گامزن ہے کہ حکمرانوں

کی اطاعت کی جائے۔ وہ ظالم حکومت کے خلاف بھی مظاہرے اور خروج کو خلاف دین وشریعت تصور کرتی ہے۔ کیونکہ اس سے بدامنی اور بڑا افساد برپا ہوتا ہے۔

مولانا شمیم احمد ندوی ناظم اعلیٰ جامعہ سراج العلوم جھنڈا نگر نیپال نے کہا کہ قیام امن عالم وتحفظ انسانیت کے عنوان پر یہ کانفرنس مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نمایاں کارناموں میں سے ایک اہم کارنامہ ہے۔ قرآن وحدیث میں امن وامان کی بڑی اہمیت ہے۔ جماعت اہل حدیث اسی کی مناد ہے۔

مولانا طاہر حنیف سلفی ریاض نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس وقت کی بڑی اہمیت ہے۔ اس کے انعقاد پر ذمہ داران کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ درحقیقت امن وامان ایک بڑی نعمت ہے۔ ایمان کے ساتھ ہی امن کی بقا وتحفظ انسانیت ممکن ہے۔

مولانا عبدالعلیم عمری ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو پانڈیچری نے کہا کہ یہ عمدہ کانفرنس ہے۔ عالمی پیمانے پر جو افراتفری کا ماحول ہے ایسے میں اس کا انعقاد بہت ہی اہم اور وقت کی ضرورت ہے۔ اس کے انعقاد پر ذمہ داران کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

حافظ محمد عبدالقیوم نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند و ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ نے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ کانفرنس وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اور اس کا پیغام بقائے باہم وتحفظ انسانیت ہے۔

مولانا عبدالستار سلفی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی نے کہا کہ اس اہم ترین کانفرنس کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے تمام ذمہ داران کو ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ملک کے مختلف حصوں سے آنے والے علمائے کرام اور شرکاء کا صمیم دل سے استقبال کرتے ہیں۔

مولانا انعام الحق مدنی ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس موجودہ پرآشوب حالت میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ میں اس کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ کے ناظم مولانا عبدالرحمٰن سلفی نے کانفرنس کے انعقاد کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران خصوصاً امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کا شکریہ ادا کیا اور اسے وقت کی ضرورت قرار دیتے ہوئے امن وشانتی کے متعلق چند اشعار پیش کیے۔

مولانا سجاد حسین ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس عظیم الشان اور با مقصد کانفرنس میں شرکت کی توفیق دی اور مرکزی جمعیت نے یہ کانفرنس منعقد کی اس کے لیے یہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہے۔

ممبر پارلیمنٹ علی انور نے کانفرنس کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی اور اس کانفرنس کے موضوع کو وقت کی ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ آج پوری دنیا کے حالات خوش کن نہیں ہیں۔ اعلیٰ اخلاق وکردار کے ذریعہ حالات کو درست کیا جا سکتا ہے۔

معروف رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ وسابق چیئرمین دہلی اسٹیٹ اقلیتی کمیشن کمال فاروقی نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی ملک وملت اور انسانیت کے حوالے سے قابل تعریف کردار نبھارہے ہیں اور جب تک وہ موجود ہیں ملک وملت کا نقصان نہیں ہوسکتا۔ یہ کانفرنس بہت اہم موضوع پر منعقد ہوئی ہے اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے یہ ثابت کردیا ہے کہ ملک وملت کو درپیش مسائل کے حل کے سلسلے میں وہ ہمیشہ سے فکرمند اور کوشاں رہتی ہے اس کے لیے میں ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

شاہ ولی اللہ انسٹیٹیوٹ نئی دہلی کے صدر مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی نے کانفرنس کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ملک وملت کی تعمیر وترقی میں جماعت اہل حدیث کی خدمات کا تذکرہ کیا اور کہا کہ جس طرح وطن کی آزادی میں اہل حدیثوں نے نمایاں کردار ادا کیا ہے اسی طرح آج وہ ملک میں امن وشانتی کے فروغ اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے بھی ہمہ تن کوشاں ہے۔

جماعت اسلامی ہند کے جنرل سکریٹری محمد احمد نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند قابل مبارک باد ہے کہ اہم ترین موضوع پر ایسے حالات پر کانفرنس منعقد کررہی ہے جب کہ دنیا کو اس کی بڑی اشد ضرورت ہے۔ ان کی بحالی کے لیے عدل ضروری ہے۔

معروف دھرم گرو پنڈت این کے شرما نے کہا کہ امن کی ضرورت صرف مسلمانوں اور دلتوں کو ہی نہیں بلکہ پوری قوم کو ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں ہی کے پیغمبر نہیں ہیں بلکہ ہم سب کے دھرم گرو اور قابل احترام ہیں۔ مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے ایسے عنوان پر جو کہ وقت کی اشد ضرورت ہے، کانفرنس منعقد کی اور اس میں داعش ودہشت گردی کے خلاف سب سے پہلے فتویٰ جاری کیا۔

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے صدر نوید حامد نے کہا کہ مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی اس کانفرنس کے انعقاد پر قابل مبارکباد ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی ہندوستان میں امن کی صورت حال خراب ہوئی ہے علماء کرام ہی نے آگے بڑھ کر امن کو بحال کیا ہے۔

ممبر پارلیمنٹ محمد سلیم نے کہا کہ پوری دنیا میں امن خطرہ میں ہے۔ اسلام امن کا پیغام ہے اور امن کا ذریعہ بھی۔ امن کے لیے ضروری کہ اسلامی اصولوں کو اپنایا جائے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو اس کانفرنس کے انعقاد پر بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آل انڈیا تنظیم ائمہ مساجد کے صدر ڈاکٹر عمیر الیاسی نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے تمام ذمہ داران امن وانسانیت کے موضوع پر کانفرنس کے انعقاد پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ دہشت گردی کی مخالفت سب سے پہلے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے کی اور اس کے لیے مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی قابل مبارکباد ہیں۔

شیخ فائز بن متعب الدیحانی کویت نے کہا کہ اس اہم کانفرنس کے انعقاد پر مولانا

اصغرعلی امام مہدی سلفی اوران کے رفقاء مبارکباد کے مستحق ہیں۔موجودہ حالات میں اس کا موضوع بہت اہم ہے ۔مولانا اظہر مدنی صدر جامعہ ابوبکر الصدیق الاسلامیہ اور ڈائریکٹر اقراء گرلس انٹرنیشنل اسکول نے ان کے خطاب کا ترجمہ پیش کیا۔

ڈاکٹر تاج الدین انصاری سابق رکن ایس ایس ٹی کمیشن نے کہا کہ مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی نے ہمیشہ کی طرح رام لیلا میدان میں اسلام کے پیغام امن و انسانیت کو عام کرنے کی قابل تعریف کوشش کی ہیں۔مولانا اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہمیشہ امن کے قیام میں سرگرم رہی ہے۔

اس اہم اجلاس میں مولانا صفی احمد مدنی نے شراب ومنشیات کے نقصانات ،مولانا عنایت اللہ مدنی نے خودکش حملوں کی حرمت نصوص شرعیہ کی روشنی میں ،مولانا سید حسین احمد مدنی حیدرآباد نے شراب ام الخبائث ،مولانا ابورضوان محمدی نے امن ایک عظیم نعمت اور ڈاکٹر فہدالاسلام صاحب نے خلافت ارضی کی اہمیت ضرورت اور امکان کے عنوان پر خطاب فرمایا۔

بعدازاں مولانا شمیم اختر انصارعمری نے کانفرنس کے موضوع سے متعلق اہم نظم پیش کی۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالجبار فریوائی سابق پروفیسر امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی ریاض نے اپنے صدارتی خطاب میں مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ امن وشانتی کی اہمیت ہر دور میں مسلّم ہے اور امن کی بات کرنا اور اس کو پھیلانے کی کوشش کرنا پوری ملت اور انسانیت کے مفاد میں ہے۔اس حوالے سے ہر شخص کو اپنا کردار نبھاتے رہنا چاہئے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے قوم وملت اور انسانیت کو چراغ دکھانے کا کام کیا۔ یہ کانفرنس قیام امن عالم وتحفظ انسانیت کے سلسلہ میں سنگ میل ثابت ہوگی۔

اس نشست میں ماہنامہ اصلاح سماج ہندی کے خصوصی شمارہ ،تاریخ علمائے اہل حدیث جنوب ہند از مولانا عبدالوہاب جامعی ،قرآنی انسائیکلوپیڈیا از ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی کا اجراء عمل میں آیا۔امیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ نے ان کتب اوران کے مولفین کا تعارف پیش فرمایا۔

اس نشست کے اختتام پر ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے مہمانان گرامی و حاضرین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور نشست کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

نشست پنجم

(بعد نماز عصر تا مغرب)

صدارت: مولانا صلاح الدین مقبول صاحب

نظامت: مولانا انصار زبیر محمدی صاحب

نظم: مولانا عبدالمنان مفتاحی صاحب

اس اجلاس میں مولانا منظر احسن سلفی ڈائریکٹر القلم انگلش اسکول ممبئی نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کانفرنس کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کو مبارکباد پیش کی اور اس کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا۔

پھر مولانا عبدالحکیم مدنی ممبئی نے قومی یکجہتی اور امن وبھائی چارہ کے فروغ میں مدارس کا کردار ،مولانا شعیب میمن جوناگڑھی ناظم صوبائی جمعیت اہلحدیث گجرات نے ایمان باللہ امن کا ضامن ،ڈاکٹر شاہد مبین ندوی امیر ضلعی جمعیت اہل حدیث لکھنؤ نے دہشت گردی عصر حاضر کا سب سے بڑا ناسور ،مولانا خورشید احمد سلفی شیخ الجامعہ جامعہ سراج العلوم السّلفیہ جھنڈانگر نیپال نے امن کیوں ضروری ہے؟ مولانا ظفر الحسن مدنی شارجہ نے قیام امن عالم میں ائمہ مساجد کا کردار ،مولانا عبدالحسیب مدنی نے امن کے قیام میں صحابہ کا اسوہ ،مولانا غلام محمد بٹ امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر نے امن وبھائی چارہ کے فروغ میں تزکیہ نفس کا کردار کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

صدارتی کلمات پیش کرتے ہوئے مولانا صلاح الدین مقبول نے کہا کہ قرآن وحدیث میں امن کی بڑی اہمیت وارد ہوئی ہے۔حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے اہل وعیال میں امن کے ساتھ ہو اور وہ تندرست ہو اور اسے ایک وقت کی روٹی میسر ہو تو وہ بہت ہی خوش نصیب ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اسلام کا پورا پینل کوڈ امن پر مبنی ہے ۔کسی معین شخص کو کافر کہنا درست نہیں۔شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے یہ بات بڑی صراحت کے ساتھ کہی ہے کہ کسی کو کافر مت کہو اس لیے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے۔

اس اجلاس میں تحریک ختم نبوت (۲۵) ویں جلد از ڈاکٹر بہاؤالدین ،سیرت شیخ امام عبدالعزیز رحیم آبادی عربی، از ڈاکٹر ظل الرحمٰن تیمی ،حسن البیان والے مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی اردو مولفہ مولانا فضل الرحمٰن سلفی ومرتبہ ڈاکٹر سید عبدالعزیز سلفی ،تاریخ اہل حدیث جلد ۱۸ از ڈاکٹر بہاؤالدین ،داعش ودہشت گردی کے خلاف فتویٰ کے پانچویں ایڈیشن کا اجراء عمل میں آیا۔امیر محترم نے کتابوں اور ان کے مولفین کا تعارف پیش کرتے ہوئے مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی کی حیات وخدمات کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی۔

نشست ششم (بعد نماز مغرب تا ۱۱/بجے شب)

صدارت: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نظامت: مولانا شہاب الدین مدنی ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی

تلاوت: حافظ محمد ابراہیم

اس نشست میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند پاکوڑ کانفرنس ۲۰۰۴ سے ہی امن کے فروغ اور انسانیت کے تحفظ کی جوت جگائے ہوئی ہے اور یہ چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اس کی ایک اہم کڑی ہے۔دہشت گردی کے خلاف ہماری یہ مساعی پوری توانائی کے ساتھ آئندہ بھی جاری رہے گی تاکہ ملک وملت اور انسانیت امن حقیقی کی دولت سے مالا مال رہے۔

انجمن منہاج رسول کے صدر مولانا سید اطہر حسین دہلوی نے بایں طور خطاب

فرمایا: ''امیر جمعیت وصدر کانفرنس حضرت مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی ودیگر اکابر علماء!

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا شمار ہندوستان کی قدیم وممتاز ملی جماعتوں میں ہوتا ہے جمعیت نے متحدہ ہندوستان اور بعدازیں آزاد بھارت میں قرآن وسنت کی احیاء وحمایت اور شرک وضلالت کے خاتمہ ومخالفت کی بابت جوخدمات انجام دیں اور جوقربانیاں دی ہیں ان کے ذکر کے بغیر ملت اسلامی ہند کی تاریخ نامکمل ہے تبلیغ دین، اصلاح معاشرہ، رفاہ عامہ اور سماجی خدمات کے ساتھ ساتھ جمعیت اہل حدیث ہند نے تحریک آزادی ہند میں بھی سرگرم کردار ادا کیا تھا یہی نہیں بلکہ ملک کی تعمیر جدید میں بھی جمعیت ہمیشہ آگے رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج جبکہ دور حاضر میں جمعیت اہل حدیث ایک طرف جہاں انسانی حقوق واقدار کی حفاظت، سماجی رواداری کے قیام اور امن وسلامتی کی بحالی و تحفظ کے لیے برسرپیکار ہے وہیں دوسری طرف جمعیت داعش جیسے فتنوں اور باطل نظریات سے پیدا ہوئی دہشت گردی وشدت پسندی کے خلاف انتہائی پامردی سے جہد مسلسل کررہی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ آج جب ملکی وعالمی سطح پر متعدد دعوتی وملی جماعتوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے ایسے آزمائشی حالات میں بھی جمعیت مکمل استقلال واستقامت سے اپنے منہج کی پاسداری کے ساتھ اپنے مقاصد حسنہ کے حصول کے لیے پیہم رواں ہے اور بلاشبہ ان کارہائے نمایاں کے لیے پوری جمعیت لائق داد وتحسین ہے مگر مجھے یہ کہتے ہوئے کوئی عار نہیں کہ ''تصور جماعت ممکن نہیں بغیر امام کے''، جی ہاں جمعیت کے امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی دامت برکاتہم کی ہمہ کمال انتہائی فعال اور جہانیان جہاں گشت شخصیت نے ۲۱ویں صدی عیسوی میں قومی وبین الاقوامی سطح پر جمعیت اہل حدیث ہند کا جس موثر انداز سے اجمالی تعارف کرایا ہے وہ صرف مولانا موصوف کا ہی خاصہ ہے جو صلہ کی تمنا وستائش کی پرواہ کیے بغیر صرف اپنے عزم معتبر کے ساتھ متواتر اپنے قائدانہ سفر کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مولانا دہلوی نے کہا کہ بلاشبہ اس تاریخی رام لیلا میدان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے اجلاسوں اور کانفرنسوں سے سبھی مستفید ہورہے ہیں۔ اس موقع پر میں تین باتیں عرض کروں گا۔ پہلی یہ ہے کہ بہرحال ملی اتحاد کو قائم رکھیں اور جہاں تک قرآن وسنت رواداری کی اجازت دیتے ہیں وہاں تک ملی اتحاد کو قائم رکھیں۔ اہل قبلہ کا احترام ضروری ہے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ اگر اس ملک میں ہمارے اجداد خاص کر جمعیت اہل حدیث کے عظیم رہنما اور قائدین کو دیکھئے تو خواہ حضرت اقدس شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ذات ہو یا مولانا عبدالوہاب آروی یا نواب صاحب کی یا دور حاضر میں حافظ محمد یحییٰ دہلوی ہو یا خود مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کی ذات بابرکت کس طریقے سے قوم وملت کے حوالے سے لوگوں کی نمائندگی کی ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ آج جمعیت ہم سب کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس لیے اتحاد ملت کو ہرحال میں ملحوظ رکھیں۔

تیسری اور آخری بات یہ ہے کہ رواداری کے ساتھ جس پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے بہت کام کیا ہے اور بغیر لاگ لپیٹ کے پورے دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس ملک میں مدارس اسلامیہ کے خلاف جتنی بڑی تحریک چلی تھی اس تحریک کو اگر کسی ایک جماعت نے روکا ہے تو وہ ہے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند۔ جس نے اپنے کمپلیکس میں اس وقت کے وزیر داخلہ شیوراج سنگھ پاٹل کو بلایا اور پارلیمنٹ کی تاریخ میں آج تک ان کا یہ جملہ ثبت ہے کہ ہندوستان کا کوئی بھی مدرسہ دہشت گردی میں مبتلا نہیں ہے۔ اس بیان کو راج ناتھ سنگھ جی نے بھی سدن کے پٹل پر رکھا ہے۔ اس لیے جمعیت اس کی بھی مبارکباد کی مستحق ہے۔

مدرسہ ایجوکیشن بورڈ اتراکھنڈ کے چیئرمین مولانا زاہد رضا رضوی نے کہا کہ امن کے قیام کی ذمہ داری بلاتفریق مذہب وملت ہر شخص کی ہے۔ میں اس اہم ترین کانفرنس کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے ذمہ داران خصوصاً امیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر کے صدر سراج الدین قریشی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی امن مساعی کو سراہتے ہوئے اس کانفرنس کے انعقاد پر ذمہ داران کو مبارکباد پیش کیا۔ اور کہا کہ دو دنوں تک رام لیلا میدان میں مسلسل اتنا بڑا پروگرام کرنا اصغر بھائی کا ہی کارنامہ ہوسکتا ہے۔

ڈاکٹر سید عبدالعزیز سلفی ناظم دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ ونائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے اپنے پیغام میں جسے ان کے صاحبزادے انجینئر سید اسماعیل خرم نے پیش کیا، کہا کہ دنیا میں امن وامان ہر لحہ ضروری اور بڑی نعمت ہے۔ میری دعا ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ حسین کانفرنس کامیابیوں سے ہمکنار ہو۔

کانفرنس میں مولانا اسرار احمد مدنی نیوزی لینڈ نے امن عالم کے قیام کے اہم عناصر، مولانا رفیع احمد مدنی اسٹریلیا نے قیام امن کے لیے جماعت اہلحدیث کی مساعی، ڈاکٹر سعید احمد عمری امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش نے امن کے قیام میں جماعت اہل حدیث کا کردار، مولانا توصیف احمد مدنی نے ملکی قیام امن میں قومی یکجہتی کا کردار، مولانا محمد معروف سلفی کولکاتا نے تزکیہ نفس تحفظ انسانیت کا ضامن، مولانا محمد علی مدنی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار نے قیام امن وتحفظ انسانیت، مولانا ارشد بشیر مدنی حیدرآباد نے اسلام اور انسانی برادری، مولانا شمیم احمد فوزی نے تحفظ انسانیت اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مولانا ریاض احمد سلفی نائب ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند نے اسلام میں پانی کی حفاظت کی تاکید، ایڈوکیٹ فیض سید اورنگ آباد نے ملک کے آئین میں انسانیت کا تحفظ، مولانا رضا اللہ عبدالکریم مدنی سابق نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے مسلکی منافرت امن واخوت کے لیے خطرہ، مولانا معراج ربانی نے عقیدہ توحید امن عالم کا ضامن، مولانا جرجیس اثاوی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی یوپی نے قیام امن عالم میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اور مولانا ابوزید ضمیر نے عقیدہ توحید اور تحفظ

انسانیت کے موضوعات پر خطاب کیا۔

اس نشست میں مولانا محمد ابراہیم مدنی امیر ضلعی جمعیت اہلحدیث سدھارتھ نگر، مولانا محمد رضوان سلفی نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار، ارشد خان لکھنؤ، حسین ابوبکر کویا وغیرہ صوبوں کے نمائندوں نے اپنے تاثرات بیان کیے اور قیام امن عالم وتحفظ انسانیت کے عنوان پر منعقد اس کانفرنس کو وقت کی بڑی ضرورت قرار دیتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو مبارک باد پیش کی۔ اس موقع پر مولانا عبدالمبین اختر فیضی استاذ جامعہ محمدیہ کھیدوپورہ مئو نے ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے شکریہ کے ساتھ اپنی بات ختم کی۔

اس اجلاس میں ''خصوصی شمارہ جریدہ ترجمان اردو، ماہنامہ دی سمپل ٹروتھ انگریزی وغیرہ کتابوں کا اکابرین ملک وملت کے ہاتھوں اجراء بھی عمل میں آیا۔

اخیر میں ملک وملت اور انسانیت کے مسائل سے متعلق قرارداد بھی منظور کی گئی۔ جسے ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی میڈیا کوآرڈینیٹر مرکزی جمعیت اہل حدیث نے پڑھ کر سنایا۔

قرارداد کا متن:

دینی وملی مسائل:

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی اس کل ہند کانفرنس کا یہ ایمان وایقان ہے کہ دین اسلام امن وسلامتی کا علمبردار ہے اور اس کی روشن تعلیمات میں انسانیت کی فلاح وبہبود کا راز مضمر اور ہر طرح کی مشکلات کا حل موجود ہے۔ اس لیے یہ کانفرنس موجودہ حالات میں اسلام کی تعلیمات کو برادران وطن تک پہنچانے کی ضرورت پر زور دیتی ہے اور محسوس کرتی ہے کہ برادران وطن تک چونکہ یہ تعلیمات اب تک نہیں پہنچ سکی ہیں اسی لئے بہت حد تک غلط فہمیوں کی بنیاد پر وقتا فوقتا مسائل ومشکلات کھڑی ہو جاتی ہیں۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس بابری مسجد قضیہ میں عدالتی فیصلہ کو ایک بہترین وقابل قبول حل مانتی ہے لہٰذا اس سلسلہ میں مسلم پرسنل لاء اور متعلقہ فریقوں کے علاوہ کوئی ایسا اقدام نہ کرے جس سے عوام وملک الجھن میں پڑے۔

☆اختلاف آراء ونظریات کے باوجود باہمی محبت واحترام اسلامی عقیدہ ومنہج کا امتیاز ہے۔ اور اسی میں امت کی فوز وفلاح، قوت وشوکت اور عزت وسربلندی کا راز مضمر ہے۔ اس لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ عظیم الشان کانفرنس ملی جماعتوں کے سربراہوں اور تنظیموں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ باہم احترام کو ملحوظ رکھیں، ایک دوسرے کے خلاف غلط بیانی اور طعن وتشنیع سے گریز کریں نیز کوئی ایسا بیان اور تقریر نہ کریں جس سے ملی، ملکی اتحاد اور انسانی مفاد کو زک پہنچتی ہو اور آپس میں نفرت اور آپسی تنازع کو شہ ملتی ہو۔

☆یہ اجلاس موجودہ حالات میں ''قیام امن عالم وتحفظ انسانیت'' کے موضوع پر کانفرنس کے انعقاد کو وقت کی ضرورت قرار دیتا ہے اور یہ امید کرتا ہے کہ اس کانفرنس میں جن عوامی، سماجی اور انسانی مسائل اور امن وآشتی کو موضوع بحث بنایا گیا ہے، اور دہشت گردی کے خلاف بیانات ہوئے ہیں۔ ان حوالوں سے دینی، ملی، جماعتی اور انسانی زندگی پر اس کے دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔ یہ اجلاس کانفرنس کے کامیاب انعقاد اور موضوع کے انتخاب کو موفق، مناسب اور وقت کی بڑی ضرورت قرار دیتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران وارا کین مجلس عاملہ وشوریٰ خصوصا امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی وناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی اور ان کے نائبین اور ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز کو صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور اپیل کرتا ہے کہ اس طرح کی کانفرنسیں اور اجتماعات وقتا فوقتا منعقد ہوتے رہیں۔

☆یہ کانفرنس مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی منجملہ دیگر خدمات کے دہشت گردی کے تعاقب میں کی گئی جدوجہد اور متنوع سرگرمیوں کو بنظر تحسین دیکھتی ہے اور ذمہ داران سے گذارش کرتی ہے کہ اس طرح کے پروگرام جاری رہنا چاہیئے۔ یہ ملک وملت، جماعت اور انسانیت کے مفاد میں ہے اور ضروری ہے۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس آسام میں شہریت کے معاملہ کو انسانی بنیادوں پر حل کئے جانے کی اپیل کرتے ہوئے سیاسی پارٹیوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس معاملہ کو مذہبی رنگ نہ دے۔ کانفرنس کا ماننا ہے کہ جو لوگ کئی دہائیوں سے وہاں رہ رہے ہیں ان کے بارے میں اس طرح کے فیصلہ محض اس لیے لیے جارہے ہیں تاکہ مخصوص کمیونٹی کو سماجی وسیاسی طور پر بے اثر کر دیا جائے۔ اس طرح کے فیصلے کسی بھی طرح ملک وملت کے مفاد میں نہیں ہیں۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس ملک کے مختلف صوبوں کی جیلوں میں بند مسلم نوجوانوں کی ضمانت پر رہائی اور ان کے مقدمات کے جلد از جلد تصفیہ کی اپیل کرتے ہوئے مطالبہ کرتی ہے کہ جن نوجوانوں کو ملک کی فاضل عدالتوں نے باعزت بری کر دیا ہے ان کے نقصان کا معاوضہ دیا جائے۔ ملک کی مختلف عدالتوں سے مسلم نوجوانوں کا باعزت بری ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ ان نوجوانوں کا ملک مخالف سرگرمیوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

ملکی مسائل:

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس اپنے اس ایقان واذعان کا اعادہ کرتی ہے کہ ہم کامل وپختہ مسلمان ہیں اور پکے سچے ہندوستانی ہیں، ہندوستان کی خمیر سے اٹھے ہیں، اسی وطن عزیز کی معطر فضاؤں میں زندگی گزارتے ہیں، اس کی زمین کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ اسی کے اندر جائیں گے اور اسی زمین سے اٹھیں گے۔ کسی طرح کے خارجی عوارض وعوامل ہمیں اس وطن عزیز کی تعمیر وترقی اور خیرخواہی سے برگشتہ نہیں کر سکتے۔ وطن سے محبت مومن کا شیوہ اور انسانی فطرت ہے۔ اور اس کی سرحدوں کی حفاظت اور اس کی راہ میں جانوں کی قربانی پیش کرنے کے لیے ہمہ

وقت تیار ہیں یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور ہم سب ہندوستانی بھائی بھائی ہیں اور ہمیشہ اسی طرح ملک کے لیے بھائی بھائی بنے رہیں گے۔آزادی کے وقت جس طرح انگریزوں کے مقابلے میں ہندو مسلم،سکھ عیسائی،شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ لگایا گیا تھا آج اسی طرح ملک وملت اور انسانیت کی حفاظت کے لیے ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس ملک میں بڑھتے ہوئے ہجومی تشدد کے رجحان پر اظہار تشویش کرتے ہوئے ارباب حل وعقد سے مطالبہ کرتی ہے کہ گئوتحفظ وغیرہ کے نام پر تشدد میں ملوث لوگوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔کیونکہ امن وقانون کو برقرار رکھنا،حکومتوں کی ذمہ داری ہے اور ملک کا قانون کسی بھی جماعت اور فرد کو قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیتا۔اس جرم کے مرتکبین کے خلاف کارروائی کرکے یہ احساس دلایا جائے کہ آئین ہی برتر وبالا ہے جس کی پاسداری ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس ملک کے مختلف حصوں میں ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات پر اظہار تشویش کرتی ہے اور مرکزی وصوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس طرح کے فسادات کی روک تھام کے لیے موثر اقدام کریں اور ان عناصر کو قانون کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے جو اس طرح کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔یہ اجلاس باشندگان وطن سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ہر حال میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھیں اور سماج دشمن عناصر کی افواہوں پر دھیان نہ دیں۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس آسام، بہار، یوپی، مغربی بنگال اور ملک کے مختلف حصوں میں سیلاب سے ہوئے جانی و مالی نقصان پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اس کو ملک وملت کے لیے ایک عظیم نقصان قرار دیتی ہے اور حکومتوں اور عوام سے مصیبت کی اس گھڑی میں بلاتفریق مذہب ومسلک راحت رسانی اور باز آبادکاری کی مزید ضرورت پر زور دیتی ہے۔یہ کانفرنس مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی طرف سے کئے گئے راحتی کاموں کی ستائش کرتی ہے اور سیلاب میں ہلاک شدگان کے اعزا واقارب سے اظہار تعزیت کرتی ہے۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس ملک وبیرون ملک اور بلاد حرمین شریفین میں ہونے والے دہشت گردانہ واقعات کی شدید مذمت کرتی ہے اور حکومت سے اس قسم کے واقعات کی پیش بندی کے لیے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ کرتی ہے نیز مطالبہ کرتی ہے کہ ان واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیق کرکے اصل مجرم کو قرار واقعی سزا دی جائے۔علاوہ ازیں عوام الناس کو چاہئے کہ دہشت گردی کے خاتمے میں اپنا فعال کردار ادا کریں۔کسی فرد کے غیر ذمہ دارانہ وانتہا پسندانہ عمل سے اس کے مذہب وعقیدہ کو متہم کرنا کسی بھی طرح درست نہیں ہے۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس داعش اور اس کی تخریبی کارروائیوں اور سرگرمیوں کی سخت مذمت کرتی ہے۔اسلام اور مسلمانوں کا دہشت گردی اور داعش کی تخریبی کارروائیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔داعش بعض مفاد پرست اور خود غرض طاقتوں کی کاشتہ وپرداختہ ہے۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس سماج میں خواتین کے استحصال کی مختلف صورتوں خصوصا جہیز، وراثت سے محرومی، قتل جنین وغیرہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عوام وخواص سے اپیل کرتی ہے کہ وہ خواتین کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائیں تاکہ دنیا کا فطری توازن باقی رہے اور عائلی نظام درست رہ سکے۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس ام الخبائث شراب نوشی، ودیگر منشیات کے استعمال کی وجہ سے خاندان وسماج میں رونما ہونے والی نوع بنوع مشکلات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عوام سے اپیل کرتی ہے کہ اس ناسور اپنے معاشرے کو بچائیں اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس پر پابندی لگائے اور ساتھ ہی ان حکومتوں کی ستائش کرتا ہے جنہوں نے اس سلسلے میں پہل کرکے قابل تحسین اقدام کیا ہے۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس ماحولیات کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر اظہار تشویش کرتے ہوئے عوام وخواص نیز اقوام عالم سے اپیل کرتی ہے کہ ماحولیات کے تحفظ کے لیے اپنی اپنی سطح پر ذمہ داریاں نبھائیں۔تاکہ کائنات کا توازن برقرار رہ سکے اور انسانیت مختلف قسم کے چیلنجوں اور مشکلات ومصائب سے نجات پا سکے۔

عالمی مسائل:

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی کانفرنس کا یہ اجلاس شام میں اندھا دھند بمباری کی مذمت کرتا ہے اور وہاں بڑے پیمانے پر ہونے والے جانی ومالی نقصانات پر اظہار تشویش کرتا ہے اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ شام کے عوام کے مسائل کو حل کیا جائے اور وہاں کے عوام کو مزید جانی ومالی نقصان سے بچانے کے لیے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس میانمار میں انسانی حقوق کی پامالی اور وہاں کی فوج کی طرف سے ہونے والی غیر انسانی ظالمانہ کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے عالمی برادری اور برما حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہاں کے روہنگیا مسلمانوں کی وطن واپسی کو یقینی بنایا جائے اور وہاں پر ہو رہی ظلم وزیادتی پر روک لگائی جائے اور امن وشانتی کے قیام کے لیے ماحول کو سازگار بنانے کے لیے ٹھوس کارروائی کی جائے۔اسی طرح حالیہ دنوں سری لنکا میں وہاں کی اکثریت کے ہاتھوں مسلم اقلیت کے خلاف ہونے والی پُرتشدد کارروائیوں کو جلد ختم کرکے مسلم اقلیت کی حفاظت کی جائے۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کی جارحانہ کارروائی کی مذمت کرتے ہوئے عالمی برادری سے اپیل کرتی ہے کہ وہ فلسطینیوں کو ان کا واجب حق دلانے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے اور اسرائیل کی ظالمانہ کارروائیوں پر قدغن لگانے کے لیے متحد ہوں۔اسرائیل اپنی طاقت کے نشہ میں بے قصور فلسطینیوں کو ہلاک اور عالمی قوانین کی بے حرمتی کر رہا ہے۔یہ کانفرنس بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دئے

جانے کے امریکی فیصلے پر نظر ثانی کر کے حق انصاف کے تقاضے کو پورا کرنے کا پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ نیز یہ کانفرنس فلسطینیوں کے حق میں حکومت ہند کے موقف کو سراہتی ہے۔

☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس یمن میں القاعدہ کی ظلم و بربریت اور دہشت گردی کے خلاف مملکت سعودی عرب کی کارروائی کو موفق اور بروقت قرار دیتی ہے اور اس کی بھر پور تائید کرتی ہے۔

وفیات: ☆مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی کانفرنس کا یہ اجلاس سابق رکن شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ڈاکٹر اسلم حسین، مولانا محمد الیاس سلفی صاحب استاذ جامعہ اسلامیہ سنابل، مولانا محمد احمد اثری صاحب شیخ الجامعہ جامعہ اثریہ دارالحدیث مئو، سیماچل کے عظیم سپوت تسلیم الدین، ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز کے بھتیجے طفیل اشعر، دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کے معروف استاد مولانا محمد طاہر ندوی مدنی، حاجی عبدالوکیل کے چچا محترم سردار علی، مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی صاحب کے خسر حاجی عبدالمنان، مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی عمری مدیر ماہنامہ راہِ اعتدال وڈائریکٹر تحقیقات اسلامی، محترم عبدالجبار صاحب نظام آباد رکن شوریٰ جمعیت اہلحدیث تلنگانہ، محمد احمد عرف راجہ وغیرہم کے انتقال پر گہرے رنج وغم اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور اللہ سے دعا کرتا ہے کہ وہ مرحومین کی نیکیوں اور حسنات کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے ناظم مالیات وکنوینز کانفرنس الحاج وکیل پرویز نے شکریہ کے کلمات پیش کئے۔

سب سے اخیر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے نہایت رقت آمیز دعاء فرمائی اور کہا کہ ایمان کا تقاضا ہے کہ انسان اپنے خالق ومالک کی عبادت اور اللہ کے بندوں سے الفت ومحبت اور رواداری کا برتاؤ کرے۔ آج وطن عزیز اور ساری دنیا کو اس کی اشد ضرورت ہے۔ ہم چند سالوں سے مسلسل دہشت گردی وداعش کے خلاف اجتماعی فتویٰ اسی میدان میں جاری کرتے آرہے ہیں۔ اور پھر اس کو دہراتے ہیں۔ ان حقائق کا اظہار کیا۔ موصوف مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اختتام پر دعائیہ خطاب فرما رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ امن وشانتی عظیم نعمت ہے اور اس نعمت کی حفاظت اور فروغ کے لیے اللہ کی توحید اور رحمۃ للعالمین ﷺ کی رسالت کے علمبردار ملک کے کونے کونے سے ہزاروں کی تعداد میں یہاں تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پاکیزہ اور مبارک جذبے سے آنے والے آپ تمام حضرات کی تشریف آوری کو ثمر آور بنائے، پورے عالم کو امن کا گہوارہ بنائے، انسانیت اور اسلام کی حفاظت فرمائے، مظلوموں کی مدد فرمائے، بیماروں کو شفا عطا کرے اور وطن عزیز میں امن کے فروغ، قومی یکجہتی کے قیام اور اخوت وانسانیت کو تقویت واستحکام بخشے اور قوت وترقیوں سے نوازے۔

اس کانفرنس کی اہم جھلکیاں:

(۱) حکومتوں کے اعلیٰ ذمہ داروں، وزراء اور اعلیٰ سرکاری اہل کاروں کے یہاں جمعیت وجماعت کے دینی، ملکی وانسانی امور سے متعلق مواقف جلیلہ کا بھر پور تعارف ہوا۔ (۲) درجنوں مختلف شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والی اہم دینی، علمی، سماجی، سیاسی اور تعلیمی شخصیات کے پیغامات موصول ہوئے۔ (۳) اہم علمی، دعوتی اور تاریخی کتب، رسائل وجرائد کے خصوصی شمارے اور کتابچے شائع ہوئے اور اہم شخصیات کے ہاتھوں اجراء عمل میں آیا۔ (۴) پورے ملک سے بڑی تعداد میں ائمہ وخطباء کرام، اساتذہ وذمہ داران مدارس وجامعات اور اہم جماعتی شخصیات شریک ہوئیں۔ (۵) صوبائی جمعیات کے ذمہ داران اور نمائندے شریک کانفرنس ہوئے اور اظہار خیال فرمایا۔ (۶) مقررین اور ذمہ داران صوبائی جمعیات نے کانفرنس اور اس کے موضوع، وقت اور مقام کو نہایت موزوں قرار دیتے ہوئے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی۔ (۷) مہمان گرامی مفتی ومدرس حرم مدنی شیخ ابراہیم بن ابراہیم الترکی حفظہ اللہ نے رام لیلا میدان میں خطبہ جمعہ دیا اور امامت فرمائی۔ (۸) شرکاء نے دہشت گردی خصوصا داعش کے خلاف مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مساعی کی ستائش کی اور اسے پھر سے جاری کیے جانے کی تائید وتحسین فرمائی۔ (۹) تجزیہ نگاروں نے اس کانفرنس کو بھی کامیاب ترین کانفرنسوں میں سے قرار دیا۔ (۱۰) اکثر ملی تنظیموں کو ذمہ داران اور نمائندوں نے شرکت کی اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی دینی وانسانی خدمات کو سراہا۔ (۱۱) متعدد دھرم گرو کانفرنس میں شریک ہوئے اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی دہشت مخالف کوششوں کی تحسین فرمائی۔ (۱۲) کانفرنس کے شانہ بشانہ علمی سیمینار کا بھی اہتمام ہوا (۱۳) مقالات سیمینار کا مجموعہ کانفرنس سے قبل ہی شائع کرنے کا اہتمام ہوا۔ (۱۴) کانفرنس کے ہر ہر مرحلے میں جلسہ گاہ سامعین سے کھچا کھچ بھرا رہا۔ (۱۵) اس مرتبہ بھی سارے پروگرام یوٹیوب پر لائیو دکھانے کا اہتمام ہوا جس سے پوری دنیا کے ہزاروں لوگوں نے استفادہ کیا (۱۶) قومی میڈیا خصوصاً اردو اخبارات نے اسے خوب کوریج دیا اور الیکٹرونک میڈیا خصوصاً ڈی ڈی نیوز پر بعض پروگراموں کے لائیو دکھائے گئے اور کئی چینلوں نے کانفرنس کو کوریج دیا۔ نیز کئی نامور کالم نگاروں نے مضامین لکھے اور عنوان اور موضوع کو سراہا۔ جمعیت کے تمام آرگنس کے موضوع سے متعلق ضخیم خصوصی شمارے شائع کئے گئے۔

☆☆☆

رپورٹ : ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی

کانفرنس کے شانہ بشانہ
علمی سیمینار

بعنوان: قیام امن عالم وتحفظ انسانیت

بموقع: چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

بتاریخ: ۹-۱۰/ مارچ ۲۰۱۸ء، بمقام: رام لیلا میدان، نئی دہلی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی موجودہ قیادت کی روشن روایت رہی ہے کہ ہر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے موقع پر علمی سیمیناروں کا انعقاد بھی عمل میں لاتی ہے۔ جس میں علمائے کرام، ومحققین عظام، کانفرنس سے متعلق اہم موضوعات پر علمی مقالات پیش کرتے ہیں۔ اس مرتبہ بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کانفرنس کے موقع پر علمی سیمینار کا انعقاد عمل میں آیا جس میں مقالہ نگاران نے اہم موضوعات پر مقالات پیش فرمائے۔ کانفرنس گاہ رام لیلا میدان میں ہی علاحدہ سیمینار ہال بنایا گیا تھا۔ چنانچہ یہ سیمینار مورخہ ۱۰/ مارچ ۲۰۱۸ء کو ۱۰/ بجے صبح تا ۱۲:۳۰/ بجے دن منعقد ہوا۔ صدارت مولانا وکیل احمد مدنی شیخ الحدیث دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ نے فرمائی جبکہ نظامت کی ذمہ داری مولانا محمد ابراہیم مدنی استاذ جامعہ خیر العلوم ڈومریا گنج یوپی نے ادا کئے۔ تلاوت مولانا حافظ صہیب احمد سلفی استاذ جامعہ خیر العلوم ڈومریا گنج نے کی۔ بعد ازاں درج ذیل مقالہ نگاران نے مقالات پیش فرمائے۔

مولانا شہاب الدین مدنی، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی، مدارس اسلامیہ امن وآشتی کے علمبردار

مولانا عبد المنان سلفی وکیل الجامعہ جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈا نگر نیپال، معاشرے کے اندر امن وامان کے قیام میں مساجد کا کردار

مولانا عبد الوہاب حجازی، استاذ جامعہ اسلامیہ خیر العلوم ڈومریا گنج یوپی، دہشت گردی- اسباب اور امن عالم کی روشن شاہراہ

مولانا کلیم اللہ سلفی جونپور، استاذ چشمہ حیات، ملک ومعاشرہ میں امن وشانتی کی بنیادیں

ڈاکٹر سعید احمد عمری مدنی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش، عمل بالقرآن والحدیث امن وشانتی کا ذریعہ

مولانا عبد الصمد مدنی، انسانیت کے تحفظ میں علماء کی ذمہ داریاں

مولانا محمد صہیب سلفی، استاذ جامعہ خیر العلوم ڈومریا گنج یوپی، منشیات انسانیت کے لئے مستقل خطرہ

مولانا وصی اللہ مدنی، استاذ جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈا نگر نیپال، تزکیہ نفس امن وبھائی چارہ کا ایک اہم عنصر

مولانا محمد ابراہیم مدنی، استاذ جامعہ خیر العلوم ڈومریا گنج یوپی، پانی کی اہمیت کتاب وسنت کی روشنی میں

مولانا نیاز احمد عثمان مدنی، فتنہ تکفیر اور اس کی خطرناکی

مولانا ہارون تیمی نیپال، عمل بالحدیث والقرآن امن وشانتی کا ذریعہ۔

مولانا محمد ہاشم سلفی، تزکیہ نفس انسانیت کی مشکلات کا حل

مولانا عرفان احمد عبد الواحد صفوی، تحفظ اطفال اور ہماری ذمہ داریاں

مولانا انصار زبیر محمدی، امن عالم کے قیام کے اہم عناصر

مولانا ذبیح اللہ خان جامعی، قیام امن میں علماء حدیث کا کردار

مولانا محمد فرقان عبد الحفیظ مدنی، قیام امن عالم میں مملکت سعودی عرب کا کردار

مولانا ابو القاسم عبد العظیم مدنی، آلودگی کی روک تھام اور اسلامی تعلیمات

مولانا محمد اسلم مدنی، شادی بیاہ میں فضول خرچی ایک سماجی خرابی

مولانا مختار احمد محمدی مدنی، ملک ومعاشرہ میں امن کیسے قائم ہو؟

مولانا محمد حسان صدیقی، قضاء وقدر پر ایمان امن وسلامتی کا ضامن

مولانا صفی احمد مدنی، ملک ومعاشرہ میں امن کیسے قائم ہو؟

مولانا محمد حسان صدیقی، قضا وقدر پر ایمان امن وسلامتی کا ضامن

ڈاکٹر محمد اورنگ زیب تیمی، عصر حاضر میں فتنہ خوارج کی نشوونما اور سدباب کے طریقے

مولانا مطیع اللہ حقیق اللہ مدنی، انسانیت کا تحفظ اور معاشرہ کی ذمہ داریاں

ان کے علاوہ بھی متعدد مقالہ نگاران موجود تھے۔ لیکن ان کو مقالہ پیش کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ انہوں نے از راہ تعاون ووسعت قلبی کانفرنس کے لیے جو مقالہ تیار کیا تھا، کانفرنس کمیٹی کے حوالے کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر جزیل وکثیر عطا فرمائے۔ ان تمام کے شکریہ کے ساتھ جمعیت انہیں مختلف مواقع اور مجموعہ مقالات ۳۴ ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی شکل میں حسب سابق شائع کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ یاد رہے کہ کانفرنس کے انعقاد کے بیس روز قبل ہی سے مقالات کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا اور اس وقت تک کے موصولہ مقالات کو جریدہ ترجمان کے خصوصی شمارے میں بحمد اللہ شائع کر دیا گیا ہے۔

☆☆☆

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

(۱)

سعودی عرب کے مختلف شہروں پر میزائل حملہ قابل مذمت

نئی دہلی: ۳۱/مارچ ۲۰۱۸ء

مملکت سعودی عرب کے شمالی ریاض کے رہائشی علاقہ ملقا سمیت متعدد علاقوں کو حوثی باغیوں کے ذریعہ سات بالسٹک میزائلوں سے نشانہ بنایا جانا نہایت ناروا ،غیرانسانی عمل اور لائق مذمت ہے۔ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے جاری ایک اخباری بیان میں امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی نے کیا۔

انہوں نے کہا کہ یہ کوئی پہلا موقعہ نہیں ہے جب باغیوں نے میزائل داغ کر بلد امین مکہ مکرمہ، حرمین شریفین اور مملکت سعودی عرب کے مثالی امن وامان کو درہم برہم کرنے، وہاں کے امن پسند شہریوں کو خوف وہراس اور دہشت میں مبتلا کرنے اور املاک کو تباہ کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔

امیر محترم نے مزید کہا کہ باغیوں اور دہشت گردوں کے یہ حملے مملکت سعودی عرب کی دہشت گردی کے خاتمے کی مہم اور خطے میں امن مساعی کو روک نہیں سکیں گے۔ بلکہ اس سے سعودی حکومت اور اس کے امن پسند شہریوں کے حوصلے کسی بھی دہشت گردانہ حملے کا مقابلہ کرنے اور اس کو ختم کرنے کے سلسلے میں مزید بلند ہوتے رہیں گے۔اورانہیں سارے عالم کی مزید ہمدردی وتائید حاصل ہوتی رہے گی۔اس طرح سے سعودی عرب میں امن وانسانیت پسند حکومت اور عوام کے صبر وضبط کا امتحان نہیں لیا جاسکتا۔

امیر محترم نے اپنے بیان میں دوسری طرف وطن عزیز ہندوستان میں بھی مختلف طرح کی جارحانہ گھس پیٹھیوں اور دہشت گردیوں کی مذمت کی ہے جو اس کی شمالی سرحدوں پر وقتاً فوقتاً پڑوسی ملکوں کی طرف سے ہوئی ہیں۔اس طرح کی اوچھی حرکتوں سے ملک کے جانبازوں کے حوصلے کو پست نہیں کیا جاسکتا۔اور نہ ہی اس سے ملک وحکومت کے صبر وضبط کا امتحان لیا جاسکتا ہے۔دراصل وطن عزیز کی عظیم قوت اور مہان بھارت کی بڑھتی طاقت کے مقابلے میں یہ وقتی بوکھلاہٹ اور اوچھے اور دشمن کی کمزوری اور شکست کا غماز ہیں۔

اخیر میں امیر محترم نے اپیل کی ہے کہ ساری دنیا میں امن وامان بنائے رکھنے کی ہرممکنہ کوشش جاری رکھیں اور صبر وضبط اور حکمت ودانائی کے ساتھ آپسی بھائی چارہ اور عالمی امن وآشتی کو برقرار رکھیں اور اس مشن کو جاری رکھیں۔

پریس ریلیز کے مطابق امیر محترم نے حالیہ دنوں وطن عزیز کے مختلف حصوں میں رونما ہوئے فرقہ وارانہ فسادات پر اظہار افسوس کیا ہے اور عوام وخواص سے امن وامان اور آپسی بھائی چارہ قائم رکھنے کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ کسی طرح کی افواہ اور اشتعال انگیزی کا شکار نہ ہوں۔

☆☆☆

جماعتی خبریں

مدرسہ عربیہ سلفیہ ہدایت العلوم مکرانہ ،راجستھان کے سالانہ اجلاس کا انعقاد، ناظم عمومی کی شرکت: صوبہ راجستھان کے معروف ترین دینی تعلیمی وسلفی ادارہ مدرسہ عربیہ سلفیہ ہدایت العلوم چمن پورہ مکرانہ، راجستھان کے طلبہ کا سالانہ انعامی ثقافتی اجلاس زیر صدارت پروفیسر عبدالوحید خلجی مورخہ ۱۸/مارچ ۲۰۱۸ء کو ۸ بجے صبح تا ایک بجے دن مسجد عائشہ، مکرانہ میں منعقد ہوا جس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر فضیلۃ الشیخ مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کے نمائندہ ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی نے بطور خاص شرکت کی۔اس پروگرام میں عربی درجات کے ساتھ ساتھ شعبہ حفظ کے طلبہ نے بھی رنگارنگ علمی دینی وثقافتی پروگرام پیش کیے۔مختلف علمی موضوعات پر اردو، ہندی، انگریزی اور عربی زبانوں میں تقریریں کیں اور مدارس اسلامیہ امن کے گہوارے ہیں جیسے موضوعات پر مکالمے پیش کئے اسی طرح جنازہ وتجہیز وتکفین سے متعلق تربیتی واصلاحی ڈرامہ بھی پیش کیا گیا جسے حاضرین نے کافی دلچسپی سے مشاہدہ کیا۔اسی طرح جنرل نالج پر مشتمل ایک کوئز مقابلہ کا انعقاد عمل میں آیا۔مدرسہ کے پرنسپل اور نادی الطلبہ کے مشرف مولانا اسلم مدنی نے مسابقہ جات کے نتائج کا اعلان کیا اور معززین کے ہاتھوں انعامات کی تقسیم عمل میں آئی۔اس موقع پر طلبا کو خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی نے امیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کا نیک خواہشات وتمناؤں اور دعاؤں پر مشتمل پیغام سنایا اور کہا کہ اسلام دین رحمت وانسانیت ہے، مدارس اسلامیہ دین کے قلعے ہی نہیں بلکہ امن وانسانیت کے عظیم گہوارے ہیں اور یہاں سے اخوت وبھائی چارہ ،انسان دوستی اور امن وشانتی کا پیغام ملک وملت اور انسانیت کو ملتا ہے۔اس اجلاس میں مولانا محمد صابر سلفی صاحب رکن شوری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند وناظم ضلعی جمعیت اہل حدیث ناگور اور مولانا محمد افضل سنابلی نے بھی خطاب کیا۔صدر مجلس کی دعاؤں اور پرنسپل مدرسہ کے کلمات تشکر پر اجلاس کا اختتام عمل میں آیا۔اس اجلاس میں جناب عبدالحفیظ رانڈر صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث راجستھان، حافظ محمد تسلیم رکن شوری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، مولانا سراج الدین سلفی ،سعید احمد سلفی اور مدرسہ کے دیگر اساتذہ ومعلمات طلبہ وطالبات کے علاوہ مکرانہ کی اہم شخصیات بھی موجود تھیں۔

مورخہ ۱۸/مارچ ۲۰۱۸ء کو ہی دوسرا اہم اجلاس بعد نماز عشاء مسجد عائشہ چمن پورا مکرانہ میں زیر صدارت مولانا محمد صابر سلفی صاحب منعقد ہوا جس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب حفظہ اللہ بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے اور اتحاد امت کے موضوع پر نہایت جامع خطاب فرمایا اور اتحاد امت کو فروغ دینے پر زور دیا ہے اسے ملک وملت کی بڑی ضرورت قرار دیا۔ اس اجلاس میں ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی نمائندہ مرکزی جمعیت نے محبت رسول کے تقاضے اور مولانا محمد افضل سنابلی نے نماز کی فضیلت کے موضوع پر خطاب کیا۔صدر مجلس مولانا محمد صابر سلفی صاحب کے صدارتی ودعائیہ کلمات پر اجلاس عام کا اختتام

عمل میں آیا اجلاس کی نظامت مولانا سراج الدین سلفی استاذ مدرسہ عربیہ سلفیہ ہدایت العلوم نے کی۔اس اجلاس میں بھی عبدالحفیظ صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث راجستھان، حافظ محمد تسلیم رکن شوری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، مولانا محمد اسلم مدنی اور مکرانہ کی اہم شخصیات کے علاوہ مردوخواتین پر مشتمل سامعین کی بڑی تعداد موجود تھی۔اگلے دن جناب عبدالحفیظ صاحب اور حافظ محمد تسلیم کی قیادت ورہنمائی میں ناظم عمومی نے جمعیت اہل حدیث مکرانہ کے زیراہتمام چلنے والے تعلیمی اداروں نسواں ہائی اسکول، بوائز اسکول، مدرسہ ہدایت العلوم سلفیہ وغیرہ کے کلاس روم اور ہاسٹل کا معائنہ کیا اور طلبہ سے سوالات بھی کئے۔ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی بھی اس میں شریک رہے۔ان دینی وتعلیمی اداروں کی سرگرمیوں پر مرکزی وفد نے اطمینان ومسرت کا اظہار کیا اور دعائیں اور نیک خواہشات پیش کیں۔(ادارہ)

دعائے صحت کی اپیل: مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق ناظم عمومی مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب شفاہ اللہ وعافاہ ان دنوں سخت علیل ہیں۔مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے تمام ذمہ داران وکارکنان ان کی جلد شفایابی کے لئے دعاگو ہیں اورانہوں نے قارئین کرام سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے دعاء کی اپیل ہے۔(ادارہ)

امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کو صدمہ: یہ خبر نہایت غم وافسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم فضیلۃ الشیخ مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کے ماموں جناب فضل حق صاحب کا مورخہ ۲۸/مارچ ۲۰۱۸ء کو ان کے آبائی وطن روپولیا، مغربی چمپارن، بہار میں انتقال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حد درجہ نیک، صوم وصلاۃ وعبادات کے پابند، شریف، متواضع، منکسر المزاج اور خلیق انسان تھے۔اگلے دن ان کی تدفین عمل میں آئی، پسماندگان میں تین بیٹے مولانا حافظ ضیاء الرحمٰن عرف کتاب الدین سلفی، محمد دین اور معین الدین اور متعدد بیٹیاں اور پوتے اور پوتیوں سے بھراپورا خاندان ہے۔اللہ تعالی غریق رحمت کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے اور پسماندگان کو صبر وسلوان عطا کرے۔آمین۔ (ادارہ)

عم محترم جناب مولانا محمد ادریس شمسی کی رحلت: صوبہ جھارکھنڈ کے ضلع جامتاڑا دیوگھر گریڈیہہ کے دینی ودعوتی حلقوں میں یہ خبر رنج وغم کے ساتھ سنی جائے گی کہ عم محترم جناب مولانا محمد ادریس شمسی ۷۴سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد ۳/مارچ بروز ہفتہ ساڑھے چار بجے صبح اس دارفانی سے داربقا کی طرف رحلت فرماگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون

جنازہ اور تدفین چار بجے شام کو عمل میں آئی جنازہ میں علاقے کے علماء اہل علم طلبہ، عوام جماعتی وغیر جماعتی رشتہ داروں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی جنازہ کی نماز مولانا کے صاحبزادے عزیزم مولانا عبدالحسیب عالیاوی سلمہ نے پڑھائی۔

مولانا محمد ادریس کی پیدائش موضع کروا ضلع جامتاڑا جھارکھنڈ میں ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء کو ایک عالم دین کے گھر ہوئی۔مولانا کا خانوادہ علم وفضل اور دین داری کے لحاظ سے علاقہ میں معروف اور ممتاز تھا آپ کے والد ماجد جناب مولانا محمد حاتم (وفات ۱۹۷۳) ایک عالم دین اور داعی الی اللہ تھے۔ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی پھر مدرسہ اسلامیہ مدھوپور ضلع دیوگھر میں وسطانیہ سوم میں داخلہ لیا یہاں آپ نے پانچ سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد فوقانیہ پاس کیا بعدازاں ۱۹۶۲ء میں مدرسہ شمس الہدی پٹنہ میں داخلہ لیا اور ۱۹۶۶ء میں فاضل حدیث کی ڈگری حاصل کی اور وطن لوٹ آئے۔فراغت کے بعد جمیاری بازار ضلع بردوان بنگال میں امامت وخطابت سے دعوت وتبلیغ کا آغاز کیا کچھ ماہ وہاں رہنے کے بعد مدرسہ ندوۃ الاصلاح عبداللہ نگر پھکبندی میں بحیثیت استاذ بحال ہوئے۔مولانا نے چونکہ بہار بورڈ سے ملحق ادارہ شمس الہدی سے فراغت کی تعلیم حاصل کی تھی اس لئے آپ کو بھی ٹیچر ٹریننگ کا موقع مل گیا۔۱۹۷۱ء میں ٹریننگ مکمل کی اور ۱۹۷۲ء میں نالا بلاک ضلع جامتاڑا میں سرکاری ٹیچر کی حیثیت سے بحال ہوگئے۔۱۹۸۰ء میں وہاں سے ٹرانسفر ہوکر برآباد ضلع دیوگھر چلے آئے اور یہیں سے چند سال قبل ریٹائر بھی ہوئے ریٹائر کے بعد کچھ دنوں تک آپ آسنسول ویسٹ بنگال کی اہل حدیث مسجد منشی بازار میں امام وخطیب رہے۔آپ ایک اچھے مقرر اور خطیب تھے۔

جہاں بھی رہے دعوت وتبلیغ کا کام نہیں چھوڑا۔جب والد صاحب پر فالج کا حملہ ہوا تو آپ ۱۹۶۹ء میں عیدگاہ کے امام وخطیب بنائے گئے اور گیارہ سال تک اس منصب جلیلہ پر فائز رہے۔اس کے علاوہ آپ مختلف جگہوں میں رہنے کے باوجود جب گاؤں میں ہوتے تو آپ ہی امام وخطیب ہوتے بعد میں موضع برآباد کے باشندوں نے آپ کو عیدگاہ کا مستقل امام وخطیب مقرر کردیا تھا اور تاحیات عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔گاؤں میں اکثر لوگ منکرین حدیث سے متاثر تھے لیکن مولانا کی ثبات قدمی اور حکمت عملی نے سب کو صحیح منہج سے وابستہ کردیا۔خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔آمین۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے (مولانا عبدالستار سلفی، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی)

دعائے مغفرت کی اپیل: نہایت ہی رنج وافسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ معروف عالم دین مولانا سید شہاب الدین سلفی فردوسی کا پونے میں انتقال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون

مولانا کا آبائی وطن بابو سلیم پور دربھنگہ بہار تھا اور آپ دارالعلوم احمدیہ سلفیہ کے فارغ التحصیل تھے۔آپ نے مدرسہ اصلاحیہ پٹنہ میں تدریسی خدمات انجام دی اور سالوں سے پونے میں اقامت پذیر تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی خوبیوں سے نوازا تھا۔اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، لغزشوں سے درگذر فرمائے، احباب جماعت سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔(محمود عالم عرف (منا) پونہ)

(مرکزی جمعیت اهل حدیث هند کے امیر ، ناظم عمومی، ناظم مالیات اور جمله ذمه داران و کارکنان نے مذکوره مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل اور پسماندگان سے اظهار تعزیت کیا ھے)

☆☆☆